بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 54

شمارہ 45

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

5 شوال 1426 ہجری 8 نبوت 1384 ہش 8 نومبر 2005

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 5 نومبر (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ عید الفطر ارشاد فرمایا اور رمضان المبارک کی عبادات اور دعاؤں کو آئندہ بھی بجالانے کی احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

یاد رکھو کہ ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام

سمجھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا جس کا مطلب یہ ہے کہ نجات پا گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کرلیا۔ اور خائب اور خاسر ہوگیا وہ شخص جو اس سے محروم رہا۔ اس لئے اب تم لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ تزکیہ نفس کس کو کہا جاتا ہے۔ سو یاد رکھو کہ ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے۔ اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اسکی ذات اور صفات میں وحدہ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اسکو دکھانا چاہئے اور اسکی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہئے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ معاملہ تو ابھی دور ہے کہ تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ ابھی تو تم لوگ مخلوق کے حقوق کو بھی کما حقہ ادا نہیں کرتے۔ بہت سے ایسے ہیں جو آپس میں فساد اور دشمنی رکھتے ہیں۔ اور اپنے سے کمزور اور غریب شخصوں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرتے اور اپنے دلوں میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ۔ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا۔ کیونکہ جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا۔ گو ان دونوں قسم کے حقوق میں بڑا حق خدا تعالیٰ کا ہے مگر اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے۔ جو شخص اپنے بھائیوں کے ساتھ صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا۔

یاد رکھو اپنے بھائیوں کے ساتھ بکلی صاف ہو جانا یہ آسان کام نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے۔ منافقانہ طور پر آپس میں ملنا جلنا اور بات ہے مگر سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آنا اور چیز ہے۔ یاد رکھو اگر اس جماعت میں سچی ہمدردی نہ ہوگی تو پھر یہ تباہ ہو جائیگی۔ اور خدا اسکی جگہ کوئی اور جماعت پیدا کر لے گا۔

ہمارے نبی کریم ﷺ نے جو جماعت بنائی تھی ان میں سے ہر ایک زکی نفس تھا اور ہر ایک نے اپنی جان کو دین پر قربان کر دیا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو منافقانہ زندگی رکھتا ہو۔ سب کے سب حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والے تھے۔ سو یاد رکھو اس جماعت کو بھی خدا تعالیٰ انہیں کے نمونہ پر چلانا چاہتا ہے اور صحابہ کے رنگ میں رنگین کرنا چاہتا ہے۔ جو شخص منافقانہ زندگی بسر کرنے والا ہوگا وہ آخر اس جماعت سے کاٹا جائیگا۔ (ملفوظات ج ۱۰ ص ۷۲۔ ۷۴ مطبوعہ لندن)

❀❀❀❀❀

ہر احمدی کوشش کرے کہ رمضان میں جو نیک تبدیلی اُس میں ہوئی ہے اسے نہ صرف جاری رکھے بلکہ اس میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کرے

عید کے دن سے ہی نمازوں تلاوت قرآن کریم اور اعلیٰ اخلاق کو جاری رکھیں

دوسروں کا خیال رکھیں اور ان کے دُکھ محسوس کریں۔ تو نہ صرف یہ کہ ایک دن کی عید ہم منا رہے ہوں گے بلکہ ہمارا ہر دن عید ہوگا

خلاصہ خطبہ عید الفطر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 نومبر 2005ء بمقام بیت الفتوح لندن

قادیان مسلم ٹی وی احمدیہ ۴ نومبر ۰۵ء آج سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہندوستانی وقت کے مطابق سوا چار بجے مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن تشریف لائے اور پہلے عید کی نماز پڑھائی بعدہ خطبہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے سے براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (نساء:۳۷)

پھر فرمایا اللہ کا بے انتہا شکر و احسان ہے کہ آج ہم رمضان کے گذر جانے کے بعد عید منا رہے ہیں گذشتہ ۳۰ دن ہم نے روزے بھی اس لیے رکھے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا اور آج یہ خوشی بھی اسلئے منا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے یہ سبق ہے جو ہمیں رمضان اور عید دے رہے ہیں کہ ایک سچے مسلمان کا ہر حرکت و سکون خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع ہونے چاہئیں۔ آج ہم میں سے بہتوں نے نئے یا صاف ستھرے کپڑے اس لئے پہنے ہیں اور اچھے کھانے اس لئے کھا رہے ہیں کہ اللہ کا حکم ہے کہ خوشی مناؤ فرمایا یہ خوشیاں اور ان جائز چیزوں کے استعمال کی اجازت جن کے استعمال پر گذشتہ ایک ماہ پابندی رہی اسلئے نہیں ہے کہ اب تم

باقی صفحہ نمبر (9) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلیشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان

غلاموں کیلئے نوید مسرت

(2)

پہلی قسط میں ہم نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان آمد کے حوالہ سے بعض امور کا تذکرہ کیا تھا۔ ہم نے عرض کیا تھا کہ اس مرتبہ حضور انور کا انتظار کرنے والوں میں بھارت کے پرانے احمدیوں کے ساتھ ساتھ ہزارہا کی تعداد میں وہ نو احمدی بھائی بھی شامل ہیں جو چند سال قبل بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ انہوں نے ان چند سالوں میں جماعت احمدیہ کے متعلق جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے متعلق بہت کچھ سنا ہے اس عظیم الشان اور حیرت انگیز روحانی نظام کے متعلق بہت کچھ ان کے کانوں میں ڈالا گیا۔ گزشتہ چند سالوں سے وہ قادیان دارالامان میں جلسہ سالانہ میں اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں شامل ہو رہے ہیں، یہاں کے دفاتر کے نظام کو، قضاء کے نظام کو، غیروں اور اپنوں سے تعلقات کے نظام کو، مالی چندہ جات کے منظم نظام کو، تحریک جدید اور وقف جدید کے نظام کو وہ دیکھ رہے ہیں اور حسب توفیق اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ وہ اس بات سے حیران ہیں کہ ہمارا ایک واجب الاطاعت امام ہے جو ہر جمعہ پوری دنیا میں اپنے پیروکاروں کو روحانی دعوت سے سرفراز کرتا ہے اور کس طرح انکو ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہے۔ جی ہاں آج اس امام کو دیکھنے کیلئے وہ لوگ بھی نہایت بے چینی سے منتظر ہیں۔

ان نومبائعین بھائیوں کے لئے آج کی اس گفتگو میں ہم خلافت احمدیہ کی اہمیت اور خلیفہ کی عظمت اور اس کے مقام کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اس کیلئے سب سے پہلے یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خلافت احمدیہ کا یہ نظام دراصل اس روحانی نظام کی کڑی ہے جسے اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے بھیجنا شروع کیا انبیاء علیہم السلام براہ راست اللہ تعالیٰ کے خلفاء تھے اور پھر ان انبیاء کی وفات کے بعد ان کے پھیلائے ہوئے دین کو چلانے کیلئے ان کے خلفاء کا سلسلہ چلتا رہا۔ حدیث نبویؐ ہے ما کانت نبوۃ قط الا تبعتها خلافۃ کہ دنیا میں ہر نظام نبوت کے بعد خلافت کا سلسلہ بھی اس کے پیچھے آتا ہے جو ان انبیاء علیہم السلام اور ان کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا میں پھیلاتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ آگیا آپ کے وصال کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے اسی سنت قدیمہ کے تحت خلافت کے سلسلہ کو چلایا اور تیس سالہ خلافت راشدہ کے بعد خدا کی خاص حکمتوں کے نتیجہ میں خلافت کا یہ سلسلہ اُمت محمدیہ میں آنے والے مجددین کی طرف منتقل ہوگیا ہر صدی میں آنے والا مجدد بھی دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ تھا۔ جسے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اُمت کی اصلاح کیلئے مبعوث فرماتا تھا حدیث نبوی ہے ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایسے مجددین مبعوث فرماتا رہے گا جو اس عرصہ میں اس کے دین کی تجدید و حفاظت کا کام کرتے رہیں گے عرصہ تیرہ سو سال تک یہ تمام مجددین اپنے اپنے علاقوں میں اپنے اپنے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے حیثیت سے تجدید دین کا کام کرتے رہے ان میں سے کئی ایشیا میں آئے کئی افریقہ کے ممالک میں آئے کئی دنیا کے بعض اور ممالک میں آئے۔

پھر چودھویں صدی میں یہ مقدر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلِ کامل کے طور پر ایک وجود پیدا ہو جس کے ذریعہ عالمگیر طور پر پوری دنیا میں اشاعت اور غلبۂ اسلام کے سامان ہوں قرآن مجید میں پیشگوئی کے رنگ میں اس وجود کی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ قرار دیا گیا ہے چنانچہ سورۃ الجمعہ کی آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم میں اس کا ایمان افروز تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد ربانی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک بعثت جس طرح اولین میں ہوئی ہے اسی طرح آپ آخرین میں بھی مبعوث ہوں گے صحابہ کے استفسار پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخرین میں آپ کی بعثت ثانیہ ایک غیر عربی شخص کی آمد کے ذریعہ اس وقت ہوگی جب ایمان دلوں سے اُٹھ کر نہایت دور ثریا ستارے تک چلا جائے گا اور وہ پھر آکر اس گمشدہ ایمان کو لوگوں کے قلوب میں پیدا کرے گا حدیث بخاری میں اس کیلئے الفاظ آتے ہیں کہ لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجلٌ او رجالٌ من ھؤلاء حدیث میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے ایک غیر عرب صحابی حضرت سلمان فارسیؓ کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے گا تو اس غیر عرب میں سے ایک یا کچھ اشخاص اسے پھر دوبارہ دنیا میں قائم کریں گے یہی وہ شخص ہے جس کو احادیث نبویہ میں امام مہدی مسیح موعود اور خلیفۃ اللہ قرار دیا گیا ہے۔ اور جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح مسلم میں چار مرتبہ نبی اللہ کے خطاب سے نوازا ہے آپ کا نام نامی سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہے آپ نے 1889ء میں سلسلہ بیعت شروع فرمایا اور اس طرح جماعت احمدیہ کا آغاز ہوا جس کے قیام کو 2005ء میں ایک سو ... سال کا عرصہ گزر چکا ہے آپ کی وفات 1908ء میں ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق آپ کے بعد سلسلہ خلافت کو قائم فرمایا خدا تعالیٰ کی اس سنت قدیمہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو کہ تمام دُنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دُنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے"۔ (شہادت القرآن)

اسی طرح رسالہ "الوصیت" میں آپ فرماتے ہیں۔

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا"۔ (الوصیت صفحہ 7)

خلافت احمدیہ کے قیام کی اس عظیم الشان بشارت کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد 27 مئی 1908ء کو الحاج حضرت حافظ مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے پہلے خلیفہ کے طور پر تختِ خلافت پر متمکن فرمایا آپ نے اس وقت جبکہ بعض لوگوں نے آپ کی خلافت پر اعتراض کئے تو فرمایا تھا کہ:

"میں نے تمہیں بار بار کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدمؑ کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انی جاعل فی الارض خلیفۃ اس خلافت آدمؑ پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مفسد فی الارض اور مسفک الدم ہے مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا؟ تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر انہیں آدم کیلئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اور اگر وہ اباء اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدمؑ کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔

(بدر قادیان 28 جون 1912ء)

اس مضمون کے ذریعہ ہم یہ واضح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ خلیفۂ وقت جس سے ملاقات کی ہم تیاری کر رہے ہیں وہ کوئی دنیوی لیڈر یا سربراہ نہیں ہے بلکہ ایک نہایت مقدس واجب الاطاعت امام اور خدا کا خلیفہ ہے اور انہی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں خود بھی اور ہماری اولادوں کو بھی خلیفہ وقت کی ملاقات کی تیاری کرنی چاہئے۔

(منیر احمد خادم)

ہندوستان کے ڈاکٹر صاحبان جلسہ سالانہ ۲۰۰۵ کیلئے اپنی خدمات پیش کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ 2005 بہت اہمیت کا حامل ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کثیر تعداد میں مہمانان کرام کی آمد متوقع ہے لہٰذا جو ڈاکٹر صاحبان جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرنے کیلئے آ رہے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو اس جلسہ سالانہ میں مہمانان کرام کی خدمت کیلئے کم از کم 10 یوم کیلئے وقف کریں ایسے ڈاکٹر صاحبان جو اس خدمت کیلئے تیار ہوں وہ اپنے اسماء گرامی مع کوائف دفتر جلسہ سالانہ کو فوری ارسال کریں۔

صوبائی امراء صاحبان سے بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے صوبہ سے زیادہ سے زیادہ ڈاکٹر صاحبان کو اس خدمت کیلئے تیار کریں۔ نیز ان کے کوائف وغیرہ اپنی تصدیق کے ساتھ بھجوانے میں تعاون کریں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان)

خطبہ جمعہ

رمضان میں عبادتوں کے معیار بلند کرنے اور قرآن کریم پڑھنے کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک طریق صدقہ وخیرات کرنا بھی تھا۔

اس رمضان میں یہ جائزہ لینا چاہئے کہ گزشتہ رمضان میں جو منزلیں حاصل ہوئی تھیں کیا ان پر ہم قائم ہیں۔

اللہ کرے کہ ہم اس رمضان سے پاک اور معصوم ہو کر نکلیں اور پھر یہ پاک تبدیلیاں ہماری زندگیوں کا ہمیشہ کے لئے حصہ بن جائیں۔

منڈی بہاؤ الدین کے قریب مونگ رسول کے مقام پر احمدیہ مسجد میں نمازیوں پر شر پسندوں کی طرف سے فائرنگ کا المناک واقعہ۔ آٹھ افراد شہید اور متعدد زخمی۔

احمدیوں کو اس لئے ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے کہ ہم نے اللہ کی طرف بلانے والے منادی کو قبول کیا۔ ان حرکات سے وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کو آواز دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مجرموں کو پکڑنے کے خود سامان فرمائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 7/اکتوبر 2005ء (07/اخاء 1384 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ .
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرۃ:184)

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو روزوں کی فرضیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور فرمایا یہ اس لئے ضروری ہے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو، تا کہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو، تا کہ تمہارے اندر خدا کا خوف پیدا ہو، تا کہ تمہارے اندر یہ احساس پیدا ہو کہ خدا کی ناراضگی مول لے کر کہیں ہم اپنی دنیا و آخرت برباد کرنے والے نہ بن جائیں۔ تا کہ یہ احساس پیدا ہو اور اس کے لئے کوشش کرو کہ ہم نے خدا کا پیار حاصل کرنا ہے۔ تو یہ مقصد ہیں جن کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں روزے رکھنے چاہئیں اور یہ وہ مقصد ہیں جن کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں رمضان کا انتظار ہونا چاہئے۔ تبھی ہم گزشتہ سال میں جو رمضان گزرا ہے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، اس میں جو ہم نے نیکیاں کی تھیں، جو تقویٰ اختیار تھا، جو منزلیں ہم نے حاصل کی تھیں، ان کا فیض پا سکتے ہیں۔

اس رمضان میں یہ جائزہ لینا چاہئے کہ گزشتہ رمضان میں جو منزلیں حاصل ہوئی تھیں کیا ان پر ہم قائم ہیں۔ کہیں اس سے بھٹک تو نہیں گئے۔ اگر بھٹک گئے تو رمضان نے ہمیں کیا فائدہ دیا۔ اور یہ رمضان بھی اور آئندہ آنے والے رمضان بھی ہمیں کیا فائدہ دے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ اگر یہ فرض روزے رکھو گے تو تقویٰ پر چلنے والے ہو گے نیکیاں اختیار کرنے والے ہو گے، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہو گے۔ لیکن یہ کیا ہے کہ ہمارے اندر تو ایسی کوئی تبدیلی نہیں آئی جس سے ہم کہہ سکیں کہ ہمارے اندر تقویٰ پیدا ہو گیا ہے۔ یہ بات تو سو فیصد درست ہے کہ خدا تعالیٰ کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ بندہ جھوٹا ہو سکتا ہے اور ہے۔ پس یہ بات یقینی ہے کہ ہمارے اندر ہی کمزوریاں اور کمیاں ہیں یا تو پہلے رمضان جتنے بھی گزرے ان سے ہم نے فائدہ نہیں اٹھایا، یا وقتی فائدہ اٹھایا اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ اسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں سے چلے تھے۔ حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ تقویٰ کا جو معیار گزشتہ رمضان میں حاصل کیا تھا، یہ رمضان جو اَب آیا ہے، یہ ہمیں نیکیوں میں بڑھنے اور تقویٰ حاصل کرنے کے اگلے درجے دکھاتا۔

پس جنہوں نے گزشتہ سال کے رمضان میں اپنے اندر جو تبدیلیاں پیدا کیں، جو تقویٰ حاصل کیا، جو تقویٰ کے معیار اپنی زندگیوں کے حصے بنا لئے وہ تو خوش قسمت لوگ ہیں اور اب ان کے قدم آگے بڑھنے چاہئیں۔ اور جو بھلا بیٹھے یا جنہوں نے کچھ حاصل ہی نہیں کیا ان کو سوچنا چاہئے کہ روزے ہمیں کیا فائدہ دے رہے ہیں۔ اگر کسی چیز کا فائدہ ہی نہیں ہے تو اس کو کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا روزوں کا فائدہ ہے اور یقیناً ہے، اللہ تعالیٰ کا کلام کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ پس ہم سے جو غلطیاں ہوئیں اس کی خدا سے معافی مانگنی ہو گی اور یہ عہد کرنا ہو گا کہ اے میرے خدا میری گزشتہ کوتاہیوں کو معاف فرما اور اس رمضان میں مجھے وہ تمام نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرما جو تیرا قرب دلانے والی ہوں اور مجھے اس رمضان کی برکات سے فیضیاب کرتے ہوئے ہمیشہ تقویٰ پر چلنے اور تقویٰ پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرما۔ جب ہم اس طرح دعا کریں گے اور اس طرح اپنے جائزے لے رہے ہوں گے تو ان نیکیوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہو گی جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ بہت سی برائیاں بھی چھوڑنی ہوں گی جن کے ترک کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے۔ ورنہ تو ہمارے یہ روزے، روزے نہیں کہلا سکتے۔ یہ صرف فاقے ہوں گے۔ ایک بھوک ہو گی کہ صبح سے شام تک نہ کھایا، نہ پیا۔

پس اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ تبھی پورا ہو گا جب ہم ان حکموں پر بھی عمل کریں گے اور نیکیوں میں بھی آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اور رمضان میں تو اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کے کرنے کی وجہ سے عام حالات کی نسبت ان کا کئی گنا بڑھا کر اجر دیتا ہے بلکہ بے حساب دیتا ہے۔ پس یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ روزے میرے لئے ہیں اور مَیں ہی ان کی جزا ہوں۔ یہ اس لئے ہے کہ بندہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے آپ کو تمام جائز چیزوں سے روکتا ہے۔ جو نہ کرنے والی ہیں ان سے تو رُکنا ہی ہے، جائز چیزوں سے بھی رُکتا ہے۔ نیکیوں کو اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ برائیوں سے بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔ اپنی عبادتوں کے معیار بڑھاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کے لئے، اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر چلتے ہوئے، پہلے بندہ کو ہی کوشش کرنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلی ذمہ داری بندہ کی ہی لگائی ہے کہ بندہ میری طرف ایک ہاتھ آئے گا تو پھر مَیں اس کی طرف دو ہاتھ آؤں گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف چل کر جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دوڑ کر اس کی طرف آؤں گا۔ پس ایک مومن کو ہر وقت یہ فکر رہنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اپنے پیار کرنے والے خدا کی طرف جاؤں تو ایسے بندے کے لئے اللہ تعالیٰ رمضان میں عام دنوں سے زیادہ دوڑ کر آتا ہے اور اسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

رمضان میں ان برکتوں اور ثواب اور اجر کا کوئی حساب ہی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ عام حالات کی نسبت دیتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو مسعود غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رمضان شروع ہونے کے بعد ایک روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری اُمت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر بنوخزاعہ کے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! ہمیں رمضان کے فضائل سے آگاہ کریں۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزیّن کیا جاتا ہے۔ پس جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔

(الترغیب والترھیب۔کتاب الصوم۔ الترغیب فی صیام رمضان)

پس یہ ہوائیں بھی اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں کو جنہوں نے یہ عہد کیا ہو کہ اپنے اندر رمضان میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں اور تقویٰ اختیار کرنا ہے اونچا اڑا کر لے جانے والی ثابت ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنتی ہیں۔ یہ جو فرمایا کہ سارا سال جنت کی تزئین و آرائش ہو رہی ہے اس کا فیض یونہی نہیں مل جاتا۔ یقیناً روزوں کے ساتھ عمل بھی چاہئیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ اتنا اہتمام فرما رہا ہو کہ سارا سال جنت کی تیاری ہو رہی ہے کہ رمضان آ رہا ہے میرے بندے اس میں روزے رکھیں گے، تقویٰ پر چلیں گے، نیک اعمال کریں گے اور میں ان کو بخشوں گا اور میں قرب دوں گا۔ تو ہمیں بھی تو اپنے دلوں کو بدلنا چاہئے۔ ہمیں بھی تو اس لحاظ سے تیاری کرنی چاہئے اور جو اللہ تعالیٰ نے موقع میسر کیا ہے اس سے فیض اٹھانا چاہئے۔

رمضان کے کچھ اور فضائل بھی مختلف احادیث میں ہیں ان میں سے مَیں چند ایک بیان کرتا ہوں جن سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کس کس طرح اپنے بندوں کو رمضان میں نوازتا ہے یا نوازنا چاہتا ہے۔ پس بندہ کا بھی یہ کام ہے کہ اس کی طرف بڑھے اور تقویٰ پیدا کرے۔ اگر ان شرائط کے ساتھ روزے رکھے جائیں جن کے کرنے کا ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو یہی روزے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنا رہے ہوں گے۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے شعبان کے آخری روز خطاب فرمایا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور مبارک مہینہ سایہ فگن ہوا ہے۔ ایسا بابرکت مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں۔ اور جس کی راتوں کا قیام اللہ تعالیٰ نے نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص کسی بھی اچھی خصلت کو اس میں اپناتا ہے، وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو اس کے علاوہ جملہ فرائض کو ادا کر چکا ہو۔ اور جس شخص نے ایک فریضہ اس مقدس مہینے میں ادا کیا، وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے ستر فرائض رمضان کے علاوہ ادا کئے۔ اور رمضان کا مہینہ صبر کرنے کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے۔ اور یہ مواسات و اخوت کا مہینہ ہے اور یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کے رزق میں برکت دی جاتی ہے۔

(الترغیب والترھیب کتاب الصوم ۔الترغیب فی صیام رمضان)

تو دیکھیں کیا کیا برکتیں ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرتے ہوئے روزہ رکھ رہے ہیں اور تقویٰ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں، نیکیوں پر قدم مارنے کی کوشش کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول نے ہمیں یہ خوشخبری دی ہے کہ اس نیت سے کئے گئے عمل پھر اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ اتنا دیتا ہے کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ صرف ایک اچھی عادت اور نیکی کا کام کرنے کا اجر اتنا ہے کہ گویا تمام فرائض جو ہمارے ذمہ ہیں وہ ہم نے ادا کر دیئے۔ اور رمضان میں تقویٰ پر چلتے ہوئے ادا کئے گئے ایک فرض کا ثواب اتنا ہے کہ عام حالات میں ادا کئے گئے 70 فرائض جتنا ثواب ہوتا ہے۔ اتنا بڑھا کر اللہ میاں رمضان میں دیتا ہے۔ تو ان دنوں کی ایک ایک نیکی عام حالات کی 70-70 نیکیوں کے برابر ثواب دلا رہی ہے۔ لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ثواب تبھی ہوگا جب ہم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے سب کچھ کر رہے ہوں گے۔

پھر فرمایا: یہ صبر کا مہینہ ہے۔ بہت سی باتوں سے مومن صبر کر رہا ہوتا ہے۔ صرف کھانے پینے سے ہی نہیں ہاتھ روک رہا بلکہ اور بھی بہت سے کام ہیں جن سے رکتا ہے۔ بہت سی ایسی برائیاں ہیں جن سے رکتا ہے۔ دشمنوں کی زیادتیوں پر صبر کرتا ہے۔ بعض دفعہ اپنے حقوق چھوڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿وَالَّذِيْنَ صَبَرُوْا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ﴾ (الرعد: 23) اور ایسے لوگ جنہوں نے اپنے رب کی رضا حاصل کرنے کے لئے صبر کیا۔ پس یہ صبر جو اللہ کی خاطر کیا جائے وہ نیکیوں کے ساتھ مشروط ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اگر تمہیں کوئی گالی دے تو صبر کرو اور جواب نہ دو اور اتنا کہہ دو کہ میں روزے سے ہوں تو تمہارے لئے یہ اجر کا موجب ہوگا۔ تمہیں اس کا ثواب ملے گا۔ اور جب ایک مومن کو رمضان میں ایسے صبر کی عادتیں پڑ جاتی ہیں تو پھر زندگی کا حصہ بن جانی چاہئیں تاکہ جنت کا وارث بنانے والی ہوں۔ یہ فرمایا کہ اگر اللہ سے رحم، درگزر اور بخشش مانگتے ہو تو خود بھی دوسروں کے غمخوار بنو، ان کی تکلیفوں کا خیال رکھو، ان کا بھی کچھ احساس اپنے دل میں پیدا کرو۔ اللہ کی خاطر ہمدردی کر رہے ہو تو اس کا رنگ ہی کچھ اور ہونا چاہئے۔ جب اللہ کی خاطر دوسروں سے نیک سلوک ہوگا تو یہ نیک سلوک اپنے مفادات متاثر ہونے سے کم نہیں ہوگا بلکہ اپنی فطرت کا حصہ بن چکا ہوگا۔ اور جب ایک دوسرے سے ہمدردی اور درگزر سے کام لے رہے ہوں گے تو یہ اس دنیا میں بھی جنت کا باعث بن رہا ہوگا اور اگلے جہان میں بھی ہمیں جنت کی خوشخبری دے رہا ہوگا۔

پھر یہ بھائی چارے اور محبت و پیار کا مہینہ ہے۔ ہر بھائی دوسرے بھائی کے قصور اللہ کی خاطر معاف کر رہا ہوگا۔ ہر رشتہ دوسرے رشتے کے قصور معاف کر رہا ہوگا۔ ہر تعلق دوسرے تعلق کے قصور معاف کر رہا ہوگا اور بھائی چارے کی فضا اللہ تعالیٰ کی خاطر پیدا کر رہا ہوگا۔ تو اس مہینہ کی برکت کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کے ایک فعل کے عام حالات کی نسبت 70 گنا ثواب دینے کی وجہ سے ہم پھلانگتے اور دوڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی منزل کی طرف جا رہے ہوں گے اور جنت میں داخل ہو رہے ہوں گے۔

پھر فرمایا کہ مومن کے رزق میں برکت ہوتی ہے۔ ظاہر ہے مومن کا رزق بھی حلال رزق ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ تھوڑی سی محنت اور تھوڑے سے رزق میں اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے۔ بعض دفعہ ایسے ذرائع اُسے مہیا کرتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ اس لئے کہ مومن اللہ کی خاطر بہت سے کام کر رہا ہوتا ہے۔ اللہ کی عبادت میں زیادہ وقت گزار رہا ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت میں رمضان میں زیادہ وقت گزر رہا ہوتا ہے۔ دوسری عبادتوں میں زیادہ وقت گزر رہا ہوتا ہے۔ تو دنیا کے دھندوں کو کم کر کے ان نیکیوں کے لئے ایک مومن وقت نکال رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بھی بے انتہا نوازتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق دنیاوی ضروریات بھی اس کی پوری کرتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر خالص ہو کر عمل کرنے سے ہوگا۔ اور یہ اسی وقت ہوگا جب اللہ تعالیٰ کی رحمت ملے گی اور بخشش کئی گنا بڑھ جائے گی۔ جب ہم تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش کر رہے ہوں گے اور ان نیکیوں کو بجا لا رہے ہوں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روایت میں روزوں کی فضیلت کے بارہ میں اور اس کی برکات حاصل کرنے کے طریق کے بارے میں یوں بیان فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ابن آدم کا ہر عمل اس کی ذات کے لئے ہوتا ہے سوائے روزوں کے۔ روزہ میری خاطر رکھا جاتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ اور روزے ڈھال ہیں اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ شہوانی باتیں اور گالی گلوچ نہ کرے اور اگر اس کو کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو اسے جواب میں صرف یہ کہنا چاہئے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔

آگے فرمایا: (اس میں سے کچھ میں پہلے بیان کر چکا ہوں) اس ذات کی قسم! کہ جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ طیب ہے۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جو اسے خوش کرتی ہیں۔ ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسرے جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول إنی صائم اذا شتم)

تو اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ روزے کی میں جزا دوں گا تو ویسے بھی ہر عمل کی جزا تو اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ لیکن دوسرے سارے عمل ایسے ہیں جن میں یہ نیکیاں ہیں، جائز باتیں ہیں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یا برائیاں ہیں جن سے رکنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ لیکن رمضان میں روزہ رکھ کر ایک مومن ناجائز باتوں سے تو رک ہی رہا ہوتا ہے، بعض جائز باتیں بھی خدا کی خاطر چھوڑ رہا ہوتا ہے۔ اور پھر عام حالات کی نسبت پہلے سے بڑھ کر نیکیاں کر رہا ہوتا ہے۔ نیکیاں کرنے کی توفیق پا رہا ہوتا ہے۔ پھر اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بُرائی کا جواب بھی اللہ کی خاطر نیکی سے دے رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا اجر بھی بے حساب رکھا ہے یہ سوچ کر کہ تم میری خاطر کچھ عمل کر رہے ہو یا کرو گے تو میں اس کا اجر بے حساب دوں گا۔ ہر بات کا، ہر کام کا، ایک فرض کے ادا کرنے کا 70 گنا ثواب ملتا ہے۔ تو مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کے اس فعل سے کہ اس نے اللہ کی خاطر روزہ رکھا اور تمام نیکیاں بجالانے اور برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ کی بلکہ بعض جائز باتیں بھی جیسا کہ میں نے کہا جو عام

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

حالات میں انسان کرسکتا ہے ان سے بھی اس لئے رکا کہ اللہ کا حکم ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ اس کی جزا بن گیا۔ پس یہ عبادت بھی خالص ہوکر اس کے لئے کرنا اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنا ہی اس کی رحمتوں کا وارث بنائے گا اور بے حساب رحمتوں کا وارث بنائے گا اور خالص ہوکر ہم اس کی خاطر یہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے مومن کی ہر حالت اور ہر حرکت پر پیار آتا ہے جو اس کی خاطر یہ فعل کر رہا ہوتا ہے۔ یہاں تک فرمایا کہ روزہ کی وجہ سے بعض دفعہ جو منہ سے بو آتی ہے اللہ تعالیٰ کو وہ بھی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ روزہ ڈھال ہے اور آگ سے بچانے والا مضبوط قلعہ ہے۔ پس یہ ڈھال تو اللہ تعالیٰ نے مہیا فرما دی لیکن اس کو استعمال کرنے کا طریقہ بھی آنا چاہئے۔ اس کے بھی کچھ لوازمات ہیں جنہیں پورا کرنا چاہئے۔ تبھی اس ڈھال کی حفاظت میں تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق ملے گی۔ یہ ڈھال اس وقت تک کارآمد رہے گی جب روزہ کے دوران ہم سب برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ جھوٹ نہیں بولیں گے، غیبت نہیں کریں گے، اور ایک دوسرے کی حق تلفی نہیں کریں گے، اپنے جسم کے ہر عضو کو اس طرح سنبھال کر رکھیں گے کہ جس سے کبھی کوئی زیادتی نہ ہو۔ ہر ایک، ایک دوسرے کے عیب دیکھنے کی بجائے اپنے عیب تلاش کر رہا ہوگا۔ ایک دوسرے کی برائیاں تلاش کرنے کی بجائے اپنی برائیوں، کمیوں، کمزوریوں اور خامیوں کو ڈھونڈ رہا ہوگا۔ میں حیران ہوتا ہوں بعض دفعہ یہ سن کر، بعض لوگ بتاتے بھی ہیں اور لکھ کر بھی بھیجتے ہیں کہ آپ کے فلاں خطبے پر مجھ سے فلاں شخص نے کہا یہ تمہارے بارے میں خطبہ آیا ہے اس لئے اپنی اصلاح کرلو۔ حالانکہ چاہئے تو یہ کہ ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے اور دوسرے کی آنکھ کے تنکے تلاش نہ کرے۔ تو جب روزوں میں اس طرح اپنے جائزے لے رہے ہوں گے، کان، آنکھ، زبان، ہاتھ سے دوسرے کو نہ صرف محفوظ رکھ رہے ہوں گے بلکہ اس کی مدد کر رہے ہوں گے تو پھر روزے تقوے میں بڑھانے والے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بے انتہا اجر پانے والے ہوں گے۔ پس اس لحاظ سے بھی ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے۔ اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

(الجامع الصحيح مسند الامام الربيع بن حبيب. كتاب الصوم باب فى فضل رمضان)

تو اس بات کو اس حدیث میں مزید کھول دیا کہ صرف روزے رکھنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ روزے ان تمام لوازمات کے ساتھ رکھنے ضروری ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اپنے روزوں کے معیار کو دیکھنا اور تقویٰ کی طرف قدم بڑھنے کا تبھی پتہ چلے گا جب اپنا محاسبہ کر رہے ہوں گے۔ دوسرے کے عیب نہیں تلاش کر رہے ہوں گے بلکہ اپنے عیب اور کمزوریاں تلاش کر رہے ہوں گے۔ یہ دیکھ رہے ہوں گے کہ آج میں نے کتنی نیکیاں کی ہیں یا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور کتنی برائیاں ترک کی ہیں، کتنی برائیاں چھوڑی ہیں۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے: ”ہمیں اس طرح جائزہ لینا چاہئے کہ ہماری صُبحیں اور ہماری راتیں ہماری نیکیوں کی گواہ ہونی چاہئیں“۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ: ”چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا“۔ پس جب ہم اس طرح اپنی صبحوں اور شاموں سے گواہی مانگ رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کر رہے ہوں گے۔ ہمارے گزشتہ گناہ بھی معاف ہو رہے ہوں گے۔ اور آئندہ تقویٰ پر قائم رہنے اور مزید نیکیاں کرنے کی توفیق بھی مل رہی ہوگی۔ ورنہ ہمارے روزے بھوک اور پیاس برداشت کرنے کے علاوہ کچھ نہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرما رہے تھے رمضان آ گیا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے مقفل کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو اس میں زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ ہلاکت ہو اس شخص کے لئے جس نے رمضان کو پایا اور اس سے بخشا نہ گیا۔ اور اگر وہ رمضان میں نہیں بخشا گیا تو پھر کب بخشا جائے گا۔ (الترغيب والترهيب كتاب الصوم. الترغيب فى صيام رمضان)

پس اس حدیث سے مزید بات کھلتی ہے کہ بخشے جانے کے لئے صرف رمضان کا آنا ضروری نہیں ہے اور رمضان کی مبارکبادیں دینا کافی نہیں ہے جب تک اس میں روزے اس کوشش کے ساتھ نہ رکھے جائیں گے کہ تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنا ہے ان تبدیلیوں کو مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ صرف ایک سال یا ایک مہینہ کے عمل سے تو نہیں بخشے جائیں گے۔ یہ مسلسل عمل ہے۔ باوجود اس کے کہ ذکر ہے کہ جہنم کے دروازے مقفل کردیئے جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی آگے یہ بتایا کہ اس کے باوجود ضروری نہیں کہ سارے بخشے جائیں۔ اس کے لئے عمل کرنے ہوں گے۔ پس اس طریق سے ہمیں اپنے روزوں کو سنوارنا چاہئے تاکہ یہ نیکیاں اور اللہ تعالیٰ کی بخشش ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ نضر بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہا آپ مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور انہوں نے ماہ رمضان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سنی ہو۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا: ہاں! مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے رکھنا فرض کئے اور میں نے تمہارے لئے اس کا قیام جاری کردیا ہے۔ پس جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے اس میں روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہو۔ یعنی بالکل معصوم ہو جاتا ہے۔

(سنن نسائی كتاب الصيام باب ذكر اختلاف يحيى بن ابى كثير والنضر بن شيبان فيه)

اللہ کرے کہ ہم اس رمضان میں اسی طرح پاک ہوکر اور معصوم ہوکر نکلیں اور پھر یہ پاک تبدیلیاں بھی ہماری زندگیوں کا ہمیشہ حصہ بن جائیں۔ رمضان میں عبادتوں کے معیار بلند تر کرنے اور قرآن کریم پڑھنے کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک طریق صدقہ وخیرات کرنا بھی تھا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ان دنوں میں آپؐ اموال اس طرح خرچ کرتے تھے کہ اس خرچ کرنے میں تیز ہوا سے بھی بڑھ جاتے تھے۔ پس رمضان کی برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ اموال کی قربانی بھی تزکیہ نفس کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ رمضان کی برکتوں کو سمیٹنے والے ہوں اور ہمارے روزے حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کے لئے ہوں اور پھر یہ برکتیں ہمیشہ ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔ جو کمزوریاں ہیں اس رمضان میں دور کریں۔ دوبارہ کبھی پیدا نہ ہوں۔ اور ہمیشہ اللہ کی بخشش اور رحمت اور پیار کی چادریں لپیٹے رہیں۔

روزہ کی حقیقت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے“۔ فرمایا: ”روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے“۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102 جدید ایڈیشن)

اللہ کرے کہ حقیقت میں اس رمضان میں ہمارا تزکیہ نفس ہو اور روحانی حالت میں بہتری پیدا ہو اور آئندہ ہمارا ہر فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو۔

ایک افسوسناک خبر بھی ہے۔ ٹی وی پر بھی آ چکی ہے۔ کافی لوگوں نے سن بھی لی ہوگی۔ آج صبح منڈی بہاؤالدین پاکستان کے نزدیک ایک جگہ مونگ رسول ہے جہاں صبح فجر کی نماز کے وقت جب احمدی نماز ادا کر رہے تھے دو دہشت گرد، دہشت گرد تو نہیں کہنا چاہئے، مخالفین احمدیت ہی ہوں گے، دہشت گردی تو آپس میں جب ان کی لڑائیاں ہوتی ہیں ان کے لئے دہشت گردی ہے ہم نے تو جواب نہیں دینا۔ ہمارے ہاں تو جو حملے کئے جاتے ہیں وہ اس لئے کہ ہم احمدی ہیں۔ بہرحال وہ مسجد میں آئے اور نمازیوں پر فائرنگ کرکے فرار ہوگئے۔ جس سے 8/احمدی شہید ہوگئے اور تقریباً 20 زخمی ہیں۔ شہید ہونے والوں میں دو بڑی عمر کے بزرگ تھے۔ ایک کی 70 سال اور دوسرے کی 73 سال عمر تھی۔ کچھ اور تفصیلات ابھی آنی ہیں۔ باقی تقریباً سارے نوجوان ہی تھے۔ ایک چھوٹا لڑکا بھی تھا جس کی عمر 16 سال ہے۔ ایک 12 سال کا بچہ بھی شدید زخمی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان شہداء کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے اور زخمیوں کو شفا عطا فرمائے۔ ان کے رشتہ داروں، عزیزوں اور سب احمدیوں کو صبر اور حوصلے کے ساتھ، یہ بہت بڑا صدمہ ہے، اس کو برداشت

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
@yahoo.co.in

کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ان مجرموں کو پکڑنے کے بھی خود سامان پیدا فرمائے۔ رمضان میں جہاں احمدی نیکیوں کے حصول اور خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ یہ مُلّاؤں کے تربیت یافتہ نام نہاد مسلمان ٹولہ، سارے مسلمان تو ایسے نہیں ہیں ان میں سے ایک مخصوص ٹولہ ہے، یہ لوگ اپنی طرف سے یہ کوشش کر رہے ہوتے ہیں کہ احمدیوں کو قتل کر کے شاید ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن رہے ہیں۔ حالانکہ ان حرکات سے وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کو آواز دے رہے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کر رہے ہیں۔ احمدیوں کو اس لئے ظلم اور بربریت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے کہ ہم نے ایک منادی کی آواز پر یہ کہا، زمانے کے امام کی آواز پر یہ کہا جس نے ہمیں بلایا کہ اللہ کی طرف آؤ اور ہم نے اٰمَنَّا کہہ دیا۔ تو بہرحال اور تفصیلات آئیں گی تو انشاء اللہ کبھی ذکر کروں گا۔ فی الحال صبح ہی یہ واقعہ ہوا ہے زیادہ تفصیلات تو نہیں ہیں۔ لیکن ان دنوں میں جماعت کے لئے ہر شر سے بچنے کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیا میں تینوں جگہوں پر خاص طور پر احمدی ظلم کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

بقیہ رپورٹ: افتتاح جامعہ احمدیہ

از صفحہ نمبر 8

سہولت بھی مہیا کی گئی۔

مکرم ملک صاحب نے مزید بتایا کہ دو سال تدریس اس عمارت میں مکمل کی جائے گی اور اس مقصد کے لئے ایک نیا Phase بھی تعمیر کیا جائے گا جس کی منظوری کونسل سے مل چکی ہے اور اس کی تعمیر کا آغاز آئندہ سال مارچ میں کر دیا جائے گا۔ اس فیز میں طلبہ کی رہائش کے لئے تیس مزید کمرے اور بعض دیگر ضروریات کے لئے چند تعمیرات بھی کی جائیں گی۔ تاہم تیسرے سال کی تعلیم کے لئے مزید عمارت درکار ہو گی اور اس بارہ میں مختلف تجاویز زیر غور ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس ادارہ کا قیام ہر پہلو سے بابرکت فرمائے اور احمدیت کے ایسے مجاہد یہاں سے پیدا ہوں جو اپنے علم اور پاکیزہ عمل سے اسلام کی فوقیت دیگر ادیان پر ثابت کرنے والے ہوں۔ آمین

(رپورٹ: فرخ سلطان)

سانحۂ مونگ رسول

آخری سانس تلک ساتھ نبھانا ہے ابھی
قرض کچھ اور بھی باقی ہے، چکانا ہے ابھی
اب کے آنکھوں سے ٹپکنے نہیں دینا آنسو
دلِ وحشی کو بھی اک راز بتانا ہے ابھی
موت سستی ہوئی جاتی ہے وطن میں میرے
زندگی تجھ کو دلہن بن کے گھر آنا ہے ابھی
یوں نہ ہو دیر، بہت دیر مقدر ٹھہرے
پیار سے پیار کا اک شہر بسانا ہے ابھی
میری مٹی نے بہت پیار سے مانگا ہے لہو
کیسے انکار کروں، مجھ کو بہانا ہے ابھی

(عطاء القدوس طاہر۔ ٹورانٹو)

ڈاکٹر فاتح سلطان صاحب آف ممبئی صوبہ مہاراشٹر جو ایک غیر احمدی دوست ہیں جماعت سے بے حد عقیدت و محبت کا رشتہ رکھتے ہیں ذیل میں ان کی دو نظمیں ملاحظہ فرمائیں۔

غلام احمدؑ

غ : غازئ علم و عمل اور صاحبِ کردار ہیں
ل : لدُنّی ہیں پیشوائے اُمم مکمل واقفِ انوار ہیں
ا : احمدی جماعت کے بانی ہیں حضور غلام احمد
م : مالک الملک کی دین ہے اُن کے قدم آبدار ہیں
ا : احکام خداوندی کو سمجھتے ہیں خوب دانش فراز
ح : حق ہے ذات حیُّ القیوم کی یہیں پہ وہ نثار ہیں
م : مقبول و منور ہے جہاں میں نام اُن کا روشن
د : دشمنِ احمدی عند اللہ ہوتے ذلیل و خوار ہیں

مقبول ومنوّر رہے جماعت احمدیہ

با اثر نظر ہے جماعت احمدیہ ❁ مقبول و منور ہے جماعت احمدیہ
مانا کہ اکثریت ہے بہت آپ کی ❁ مختصر مگر معتبر ہے جماعت احمدیہ
خالق ہیں اس کے لدُنّی غلام احمد ❁ عظیم مقدر ہے جماعت احمدیہ
بزم جہاں میں سنت مصطفیٰ کے ساتھ ❁ بخدا مثلِ قمر ہے جماعت احمدیہ
مذہب اسلام کی شناخت میں ❁ اصغرواکبر ہے جماعت احمدیہ
ایمان ہے اللہ کی اطاعت رسول اللہ کی ❁ یہیں جھکائے سر ہے جماعتِ احمدیہ
فرمانِ رسول و اللہ کی وارث ❁ حسین منظر ہے جماعت احمدیہ
حق تو ہے یہی اے واعظ فراز ❁ عالم میں تاج ور ہے جماعت احمدیہ

(ڈاکٹر فاتح سلطان شاہی فراز۔ میرا روڈ ممبئی ۴۰۱۱۰۶)

نظام وصیت

میرے آقا نے پھر یہ کی ہے نصیحت
بیاں کھول کر کی ہے اس کی اہمیت
مسیح الزماں نے خبر یہ سنائی
وہ چاندی سی مٹی چمکتی دکھائی
کیسی ترتیب سے ہر قبر ہے بنائی
وصیت کی تحریک بھی ہے الٰہی
یہ تحریک آقا نے کی ہے پیارے
یہی ہے وہ کشتی کہ جس کے سہارے
یہ سب مال و اولاد اور یہ ٹھکانا
تیرے ساتھ جائے گا بس وہ خزانہ
نظامِ خلافت نظام وصیت
خلافت سے بھی ہے تعلق بڑھانا

بڑھانا ہے آگے نظامِ وصیت
یہ تحریک ہے کیا نظامِ وصیت
کشف میں ہے ان کو جگہ اِک دکھائی
یہ اُن کی ہی گویا قبر ہے بتائی
ہے کتبہ پہ لکھ دی ضروری لکھائی
نہ کر دیر اس میں تو شامل ہو بھائی
دل کھول کر اس میں شامل ہوں سارے
بحر گناہ سے لگو گے کنارے
یہ سب کچھ تمہیں ہے یہاں چھوڑ جانا
جو اللہ کی راہ میں دیا مخلصانہ
تعلق ہے آپس میں ان کا پرانا
ہے دُنیا پہ دیں کو مقدم ٹھہرانا

(محمود احمد مبشرؔ درویش قادیان)

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ قادیان کی جلسہ گاہ میں فرش پر گھاس اور میٹ ڈال کر بیٹھنے کا انتظام کیا جاتا ہے اور لوگ بڑی خوشی اور آزادی سے جہاں چاہیں بیٹھ جاتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے احباب کے لئے جو نیچے بیٹھنے سے معذور ہیں یا بعض عہدیداروں کے لئے کرسیوں کا بھی انتظام کیا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ انتظام بہت محدود ہوتا ہے لیکن عین جلسہ کے دن کرسی کا ٹکٹ طلب کرنے والوں کا ہجوم ہو جاتا ہے اور بدنظمی کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے

ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ امراء و صدر صاحبان جماعت ایسے مخصوص احباب کے نام اپنی سفارش کے ساتھ ۲۰ نومبر تک خاکسار کو بھجوا دیں اور مستورات کے نام مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کو بھجوا دیں تا کہ جن کو ٹکٹ دینے کا فیصلہ ہو جائے ان کے ٹکٹ تیار کر کے قبل از وقت امراء و صدر صاحبان کو بھجوا دئے جائیں تا کہ عین موقع پر ان کو اور دفتر کو پریشانی نہ ہو۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی

ALFAZAL JEWELLERS
Rabwah

الیس اللہ بکاف عبدہ

الفضل جیولرز ربوہ

فون: 04524-211649
04524-613649

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ

0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

لندن (برطانیہ) میں براعظم یورپ کے سب سے پہلے جامعہ احمدیہ کا بابرکت افتتاح

انشاءاللہ ایک دن آئے گا کہ ہر ملک میں جامعہ احمدیہ کھولنا پڑے گا۔ یہ ایک ایسا ادارہ ہے جو جماعت احمدیہ کا خالص دینی تعلیم سکھانے والا ادارہ ہے۔ خالص وہ لوگ یہاں داخل ہوں گے جنہوں نے اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کی ہیں۔

آپ خوش قسمت ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ایسے ماں باپ عطا کئے جو اپنے بچوں کو خدا کی راہ میں پیش کرنے کے لئے، دین کی خاطر وقف کرنے کے لئے، خوشی سے تیار ہو گئے۔

ہمیشہ ذہن میں رہے کہ مَیں واقف زندگی ہوں۔ اب میرا اپنا کچھ بھی نہیں۔ میری ذات اب خدا کے لئے اور خدا کے مسیح کی جماعت کے لئے ہے۔

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا طلباء جامعہ احمدیہ لندن سے نہایت اہم نصائح پر مشتمل افتتاحی خطاب)

(لندن): ہفتہ یکم اکتوبر 2005ء وہ تاریخی دن ہے جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ برطانیہ کا افتتاح فرمایا۔ یہ براعظم یورپ کا پہلا جامعہ احمدیہ ہے جس میں یورپ بھر سے واقفین زندگی منتخب طلباء کو داخلے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جب یکم اکتوبر کی شام پانچ بج کر دس منٹ پر جامعہ احمدیہ کی عمارت میں تشریف لائے تو مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ اور جامعہ احمدیہ سے متعلقہ مختلف افراد نے حضور انور کا استقبال کیا۔ سب سے پہلے حضور انور نے جامعہ کے احاطہ میں ایک زیتون کا پودا لگایا اور دعا کروائی۔ جس کے بعد جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کی تزئین کے لئے خدمت کی سعادت پانے والوں کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ اور پھر جامعہ کی عمارت کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور تمام طلبہ کے رہائشی کمروں کو دیکھنے بھی تشریف لے گئے جہاں طلبہ نے اپنے آقا سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا اور اپنا تعارف کروایا۔ اس کے بعد حضور انور نے یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور پھر ایک پُروقار تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔

تقریب افتتاح

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم مرتضیٰ احمد (یوکے) نے کی۔ آیات کریمہ کا ترجمہ عزیزم طارق احمد ظفر (جرمنی) نے پڑھا۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ کلام مکرم سید سلمان شاہ صاحب (یوکے) نے پیش کیا۔ جس کے بعد حضور انور نے مختصر خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ الحمدللہ، آج UK کے جامعہ احمدیہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ ویسے تو دو دن سے باقاعدہ طلباء آچکے ہیں لیکن Formal Opening آج ہو رہی ہے۔ فی الحال تو یہ جامعہ صرف یوکے کا جامعہ نہیں ہے بلکہ تمام یورپین ممالک کا جامعہ ہے۔ کیونکہ اس میں مختلف ممالک سے آکر طلبہ داخل ہوئے ہیں۔ اور جب تک کسی اور یورپین ملک میں جامعہ شروع نہیں ہو جاتا یہ ایک لحاظ سے جامعہ احمدیہ پورے یورپ کے لئے ہی ہے۔ کیونکہ اس جامعہ نے ہی اس علاقہ کے واقفینِ نو نوجوانوں کو جنہوں نے اپنے آپ کو مبلغ بننے کے لئے پیش کیا ہے، ان کو سنبھالنا ہے۔ سوائے جرمنی کے باقی یورپین ممالک میں تو جماعت کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اور اگر اس کے بعد کبھی جامعہ کھلا تو ہو سکتا ہے کہ جرمنی کا نمبر ہی دوسرا ہو کیونکہ واقفینِ نو کی تعداد کے لحاظ سے اور وسائل کے لحاظ سے بھی وہی اس قابل ہے کہ جو جامعہ چلا سکتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ جب جرمنی میں جامعہ کھل جائے تو یورپ کے جو اُس کے قریب کے بہت سارے ممالک کے طلباء ہیں وہ وہاں جا کر داخلے لیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جب وقفِ نو کی تحریک فرمائی تھی تو فرمایا تھا کہ ہمیں لاکھوں واقفینِ نو چاہئیں۔ اب تک تو واقفینِ نو کی تعداد ہزاروں میں ہے لیکن جس طرح جماعت کی تعداد بڑھ رہی ہے اور جس طرح والدین کی اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے، انشاءاللہ تعالیٰ لاکھوں کی تعداد ہو جائے گی۔ اور پھر ظاہر ہے کہ ہر ملک میں جامعہ احمدیہ کھولنا پڑے گا۔ اور یہ انشاءاللہ تعالیٰ ایک دن ہوگا۔

حضور انور نے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ جو طلباء مختلف ممالک سے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے تحت آئے ہیں کہ دین کا علم حاصل کرو۔ آپ اس گروہ میں شامل ہوئے ہیں جنہوں نے دوسروں کو دین سکھانے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام دنیا میں پہنچانے کا عہد کیا ہے، اس کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا ہے۔ دنیا میں بہت سے مسلمان فرقوں اور حکومتوں نے دینی علم سکھانے کے لئے مدارس کھولے ہوئے ہیں جن کو بہت زیادہ فنڈز بھی مہیا ہوتے ہیں، بہت ساری سہولتیں بھی میسّر ہیں جو جماعت احمدیہ کے لحاظ سے جہاں بھی جامعہ احمدیہ ہیں وہاں مہیا نہیں کی جاسکتیں۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ وہاں جہاں بھی یہ دینی علم دیا جاتا ہے ان کو کافی علم ہوتا ہے۔ جو بھی علم ہے حضرت مسیح موعودؑ کی آمد سے پہلے تفسیر کا، حدیث کا، فقہ کا، وہ سب ان کے پاس ہے۔ ہندوستان میں بھی ایک مدرسہ قائم ہے دارالعلوم دیوبند میں۔ بڑے بڑے علماء وہاں سے نکلے۔ پھر الازہر یونیورسٹی ہے۔ جامعۃ الازہر بھی ایک بہت بڑا ادارہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ تمام ادارے اور ان میں تعلیم حاصل کر کے باہر آنے والے باوجود اس کے کہ وہ سب دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، اس لحاظ سے بے علم اور بدقسمت ہیں کہ وہ اس زمانے کے امام کو نہیں پہچان سکے۔ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کو سمجھنے کا اُن کو فہم و ادراک حاصل نہیں ہو سکا۔ بجائے اس کے کہ علم ان کے دل و دماغ کو روشن کرتا، ان میں عاجزی پیدا کرتا، اس علم نے ان میں تکبر پیدا کیا جس کی وجہ سے انہوں نے نہ صرف یہ کہ زمانے کے امام کو پہچانا نہیں بلکہ اکثریت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بڑی غلیظ زبان بھی استعمال کی اور اپنے آپ کو علمی لحاظ سے بہت بلند سمجھا۔ اس زمانے کے حکم اور عدل کو، آنحضرت ﷺ کے روحانی فرزند کو ماننے سے انکار کیا۔ لیکن آپ لوگ ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں جن کے والدین کو آباؤ اجداد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق ملی۔ اور پھر اس پر یقین میں اس حد تک بڑھے کہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیک اولاد کی دعا کی تا کہ اسے اللہ کے حضور پیش کر سکیں۔ بہت سی ماؤں نے حضرت مریم علیہا السلام کی یہ دعا کی کہ جو کچھ بھی میرے پیٹ میں ہے، اے اللہ! اسے میں تجھے پیش کرتی ہوں۔ اور یہ بھی صرف اسی وجہ سے ہے کہ ان کو حضرت مسیح موعودؑ سے ایک سچا تعلق ہے۔ اسی لئے اُن میں اپنے بچوں کو وقفِ نو میں پیش کرنے کی خواہش پیدا ہوئی اور اکثر جو خط آتے ہیں وقفِ نو کی اولاد کے لئے کہ ہمارے بچوں کو وقفِ نو میں شامل کریں، اکثریت ان میں سے احمدی ماؤں کے خط ہوتے ہیں۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس زمانے میں کہ جب مائیں چاہتی ہیں کہ بچے ہوں اور ان کے ذریعے سے دنیاوی خواہشیں پوری ہوں۔ (احمدی مائیں) انہیں دین کی خاطر وقف کرتی ہیں۔

حضور انور نے طلبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ پس آپ خوش قسمت ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ایسے ماں باپ عطا کئے جو اپنے بچوں کو خدا کی راہ میں پیش کرنے کے لئے، دین کی خاطر وقف کرنے کے لئے، خوشی سے تیار ہو گئے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اپنے ماں باپ کے لئے بھی دعا کریں کہ ﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا﴾ یعنی ان دونوں پر بھی رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی، اور میں باوجود دنیا کی چکا چوند کے، اس معاشرے میں رہتے ہوئے جہاں ہر طرف غلاظتیں ہیں بلوغت کی عمر کو پہنچ کر، اس تربیت اور دعا کی وجہ سے جو میرے والدین نے کی، اے اللہ! آج میں تیرے دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس ادارے میں داخل ہو رہا ہوں۔ ہمیشہ یہ دعا کریں کہ اے اللہ ہمیشہ مجھے اپنے والدین کا بھی عہد پورا کرنے کی توفیق دے اور مجھے اپنا عہد پورا کرنے کی بھی توفیق دے اور ہر موقع پر، ہر تکلیف میں، ہر امتحان میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ہی جواب دینے والے ہوں کہ تُو مجھے انشاءاللہ صبر کرنے والوں اور ایمان پر قائم رہنے والوں میں سے پائے گا۔ اگر آپ اس طرح اپنے عہد نبھاتے رہے تو تب ہی آپ وقف کے میدان میں کامیاب اور اللہ کا پیار حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اور اس طرح اللہ کی رضا حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے والے ہوں گے۔ اور ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ خود آپ کو اپنا ہاتھ رکھ کر ہر مشکل سے نکالے گا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر آپ پر ہوگی۔ لیکن ہر قربانی کے لئے تیار ہونا اور ہر قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو اس روح کو قائم رکھتے ہوئے اپنے ماں باپ کا اور اپنا عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں جو چند سال آپ نے گزارنے ہیں (تقریباً سات سال) ان میں ہر دن آپ میں انقلاب لانے والا دن ثابت ہونا چاہئے۔ اپنے عہد کا پاس کرنے والا دن نظر آنا چاہئے۔ آپ کے اساتذہ کو بھی، آپ کے گھر والوں کو بھی، آپ کے ماحول کو بھی اور آپ کو خود بھی اپنے اندر ہر روز ایک نئی اور پاک تبدیلی پیدا ہوتی نظر آنی چاہئے۔ آپ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق روز بروز بڑھنا چاہئے۔ ہمیشہ یہ ذہن میں رہے کہ میں واقفِ زندگی ہوں۔ اب میرا اپنا کچھ بھی نہیں، میری ذات اب خدا کے لئے اور خدا کے مسیح کی جماعت کے لئے ہے۔ جامعہ کے ان سالوں میں مکمل طور پر پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔ بعض مضمون آپ کو مشکل لگیں گے۔ دعا کے ساتھ محنت کرتے ہوئے اپنے اساتذہ کی رہنمائی میں ان کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ چھوٹی موٹی تکلیفوں اور بیماریوں کی کبھی پرواہ نہ کریں، وہ تو آتی رہتی ہیں۔ بعض بچے بڑے نازک ہوتے ہیں، ذرا سی بھی سر درد ہوئی تو لیٹ جاتے ہیں۔ تو اپنے آپ کو سخت جانی کی عادت ڈالیں، ایک ایک لمحہ آپ کا قیمتی ہے۔ رات کو سوتے ہوئے اپنا جائزہ لینے کی عادت ڈالیں کہ دن کے دوران کوئی لمحہ بھی ایسا تو نہیں جو میں نے ضائع کیا ہو۔ جب آپ اسی طرح اپنا جائزہ لے رہے ہونگے تو ابھی سے آپ کو اپنے وقت کی قدر کا احساس بھی پیدا ہو جائے گا، وقت کے صحیح استعمال کی عادت بھی پڑ جائے گی۔ جب یہاں سے فارغ ہوں گے، مربی بن کر مبلغ بن کر نکلیں گے تو اپنی زندگی ہر لمحہ اور ہر سیکنڈ دین کی خاطر گزارنے والے ہوں گے۔ اور جب اس طرح وقت گزاریں گے تو تبھی آپ اپنے عہد کو پورا کرنے والے کہلا سکیں گے۔

حضور انور نے طلبہ کو روزمرہ کے پروگرام کے حوالہ سے بھی اہم نصائح فرمائیں۔ چنانچہ فرمایا کہ ایک بات اور یاد رکھیں کہ یہاں جو بھی کلاسوں میں پڑھیں جامعہ کے وقت کے بعد اُس کی دُہرائی ضرور کریں۔ جب اپنے کمروں میں جائیں جو روز پڑھا ہو، روز کا روز دُہرا لیا کریں تا کہ جو بھی پڑھا ہے وہ آپ کے ذہن میں بیٹھ جائے۔ اس کے علاوہ بعض آپ میں سے ایسے بھی ہوں گے جن کو اُردو پڑھنی نہیں آتی، تو جب تک اُردو پڑھنی نہیں آتی اُس وقت تک حضرت مسیح موعودؑ کی کوئی بھی کتاب جس کا انگلش میں ترجمہ ہو چکا ہو کیونکہ انگلش تو تقریباً ساروں کو آتی ہے، اُس کو پڑھیں یا بعض حصوں کے ترجمے ہو چکے ہیں اُن کو روزانہ پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ پھر اُس کو سمجھنے کی عادت ڈالیں اور یاد رکھیں کہ ہر صورت میں آپ نے زائد مطالعہ کرنا ہے۔ (یعنی) جو جامعہ کا پڑھنا ہے اُس کی دہرائی کرنی ہے اور اُس کے علاوہ زائد مطالعہ بھی کرنا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کرنا آپ کی تعلیم کا حصہ ہے اور پابندی ہوگی ہوسٹل میں رہنے والوں کے لئے کہ نماز کے بعد

تلاوت کیا کریں۔ لیکن اس کی تلاوت اور اس کو سمجھنا اس لئے بھی اپنے اوپر لازم کرلیں کہ ہم نے اپنی زندگی پر اس تعلیم کو لاگو کرنا ہے۔ اس پر عمل کرنا ہے۔ اُن علماء کی طرح نہیں ہونا جو دوسروں کے لئے تو علم سیکھ لیتے ہیں لیکن اپنے پر عمل کرنے کی ان کو توفیق نہیں ہوتی۔ جب وقت آئے تو سو بہانے تراشتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزانہ اخبار کا مطالعہ بھی ہونا چاہیے۔ دوسرے رسالوں کا مطالعہ بھی ہونا چاہئے۔ پھر کھیلیں ہیں اُس میں بھی آپ کو ضرور حصہ لینا چاہیے۔ اس بات کو اپنے پر فرض کرلیں کہ سوائے ان چھ سات گھنٹے کے جو آپ نے سونا ہے، باقی وقت بالکل مصروف رہنا چاہیے۔ یاد رکھیں کہ آپ کو اس جامعہ کا ابتدائی طالب علم بننے کا موقعہ مل رہا ہے۔ یہ بہت بڑا اعزاز ہے اور ایک ذمہ داری بھی ہے۔ طلباء کا بھی اپنا ایک مزاج ہوتا ہے جو پھر اُس ادارے کا مزاج بن جاتا ہے اور پھر آئندہ آنے والے بھی عموماً اُسی پر چلتے ہیں۔ اگر پہلے طلباء اچھے ہوں تو انتظامیہ کو بعد کے طلباء پر بھی زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی اور طلباء کے اچھے ہونے کی وجہ سے ہی ادارہ مشہور ہوتا ہے۔ بعض دفعہ اچھی لاٹ آجاتی ہے طلباء کی، وہ کالج اُن کی وجہ سے بڑا مشہور ہو جاتا ہے حالانکہ پروفیسر یا ٹیچر یا پڑھانے والے اُسی طرح محنت کر رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ لوگوں نے خود بھی خاص طور پر توجہ سے اچھا بننا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جامعہ احمدیہ کا اپنا ایک تقدس بھی ہے۔ اگر آپ اُس پر پورا نہیں اتریں گے تو ہو سکتا ہے، کہ انتظامیہ ایسے طلباء کے خلاف کوئی کارروائی بھی کرے جو اس تقدس اور معیار کا خیال نہیں رکھ رہے کیونکہ بُری مثالیں تو بہر حال اس ادارہ میں قائم نہیں کرنی۔ یہ ایک ایسا ادارہ ہے جو جماعت احمدیہ کا خالص دینی تعلیم سکھانے والا ادارہ ہے۔ خالص وہ لوگ یہاں داخل ہونگے جنہوں نے اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کی ہیں۔ تو اس لحاظ سے بہر حال پھر انتظامیہ کو دیکھنا بھی پڑتا ہے۔ لیکن آپ لوگوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ جو طلباء آئے ہیں، ہر لحاظ سے اعلیٰ مثالیں قائم کرلیں تو جامعہ کی تاریخ میں آپ کا نام سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ ہمیشہ آپ کو اس نام سے یاد کیا جائے گا کہ یہ ایسے طلباء تھے جن سے بعد میں آنے والوں نے بھی راہنمائی حاصل کی۔ کیونکہ لمبی کلاسیں چلنی ہیں، ہر سال داخلے ہوں گے تو ظاہر ہے وہ آپ کے نمونے بھی دیکھ رہے ہوں گے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کے ساتھ اپنا خطاب مکمل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی تعلیم مکمل کرنے، نیکیوں میں بڑھتے چلے جانے اور اپنے وقف کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ آپ کو اس بات پر فخر رہے اور یہ فخر عاجزی میں بڑھائے کہ ہم خدا کے مسیح کی فوج کے سپاہی ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ کے جھنڈے کو تمام دنیا میں گاڑنا ہے۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ کے طلبہ اور اساتذہ کے ساتھ چائے نوش فرمائی۔ دیگر مہمانوں کے لئے علیحدہ کمرے میں انتظام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر طلبہ کے والدین اور بہت سے دیگر مہمان مدعو تھے۔ لجنات کی نمائندہ خواتین اور بچوں کی ماؤں نے پردہ کی رعایت سے اسی عمارت کے ایک الگ کمرہ میں بیٹھ کر اس تاریخی تقریب میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور کی حرم محترمہ سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدظلہا بھی آخر وقت تک خواتین کے ساتھ تقریب میں شامل رہیں۔ قریباً سات بجے شام حضور انور واپس تشریف لے گئے۔

مختصر تاریخ

آج سے سو سال پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اگرچہ اپنی وفات سے کئی سال قبل یہ ارادہ فرمایا تھا کہ مسلمان بچوں کی دینی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ جاری کیا جانا چاہئے اور اس سلسلہ میں 15 ستمبر 1897ء کو ایک تحریک بھی فرمائی تھی۔ آپؑ کا ارادہ تھا کہ اس سکول میں روزمرہ کی درسی تعلیم کے علاوہ ایسی کتب بچوں کو پڑھائی جائیں گی جو مَیں اُن کے لئے لکھوں گا۔ اس سے اسلام کی خوبی سورج کی طرح ظاہر ہوگی اور دوسرے مذاہب کی کمزوریاں انہیں معلوم ہو جائیں گی جن سے ان کا باطل ہونا اُن پر کھل جائے گا۔ حضور علیہ السلام نے اس مقصد کے لئے ایک کمیٹی بھی قائم فرمائی جس کے صدر حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ تھے اور دیگر اراکین میں محترم خواجہ کمال الدین صاحب (سیکرٹری)، حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ (محاسب) اور حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ (جائنٹ سیکرٹری) شامل تھے۔ اس کمیٹی کا پہلا اجلاس 27 دسمبر 1897ء کو ہوا جس میں کمیٹی نے سفارش کی کہ مدرسہ کا آغاز یکم جنوری 1898ء سے کردیا جائے۔ چنانچہ مدرسہ تعلیم الاسلام کا افتتاح 3 جنوری 1898ء کو عمل میں آگیا۔

1905ء میں جماعت احمدیہ کے بہت سے جید علماء وفات پاگئے جن میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمیؓ شامل تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اس خلاء کو محسوس فرمایا اور تشویش کا اظہار کرتے ہوئے 6 دسمبر 1905ء کو فرمایا کہ افسوس کہ جو مرتے ہیں ان کا جانشین ہم کو کوئی نظر نہیں آتا۔ پھر فرمایا مجھے مدرسہ کی طرف سے بھی رنج ہی پہنچتا ہے کہ جو کچھ ہم چاہتے تھے وہ بات اس سے حاصل نہیں ہوئی۔ اگر یہاں سے بھی طالبعلم نکل کر دنیا کے طالب ہی بننے تھے تو ہمیں اسکے قائم کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ دین کیلئے خادم پیدا ہوں۔

اس کے بعد حضور علیہ السلام نے بہت سے احباب کو بلا کر اُن کے سامنے یہ امر پیش فرمایا کہ مدرسہ (تعلیم الاسلام) میں ایسی اصلاح ہونی چاہئے کہ یہاں سے واعظ اور علماء پیدا ہوں۔ اس ضمن میں حضورؑ نے مدرسہ میں ایک ''شاخِ دینیات'' کے قیام کا فیصلہ صادر فرمایا۔ چنانچہ جنوری 1906ء میں اس شاخ دینیات کا اجراء کردیا گیا جس کے ابتدائی اساتذہ حضرت قاضی سید امیر حسین شاہ صاحبؓ اور حضرت مولوی فضل دین صاحبؓ (آف کھاریاں) مقرر ہوئے۔ بعد میں حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحبؓ بھی اساتذہ میں شامل کردیئے گئے۔ پہلے سال میں 9 اور دوسرے سال میں 5 طلبہ اس کلاس میں داخل ہوئے۔

بعد ازاں یہی شاخ (دینیات کلاس) یکم مارچ 1909ء کو مدرسہ احمدیہ میں تبدیل ہوگئی۔ اس کا نیا نام حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ نے تجویز فرمایا اور اس کے پہلے ہیڈ ماسٹر حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحبؓ مقرر ہوئے۔ اس مدرسہ کا نصاب سات سال پر مشتمل تھا۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ستمبر 1910ء میں اس مدرسہ کے نگران اعلیٰ مقرر ہوئے اور مسند خلافت پر فائز ہونے تک یہ ذمہ داری ادا فرماتے رہے۔ آپؓ کی زیرنگرانی مدرسہ میں بہت ترقی ہوئی اور آپؓ نے طلبہ میں بلند ہمتی پیدا کرنے کے لئے کئی پروگرام ترتیب دیئے۔ طلبہ کو نیچے بیٹھ کر پڑھنے سے منع فرمادیا، صفائی کا خاص اہتمام کیا گیا، روزانہ کھیل لازمی قرار پائی۔ فن خطابت سکھانے کی طرف توجہ کی گئی، ایک لائبریری قائم فرمائی جس کے لئے قیمتی کتب کا ایک بڑا مجموعہ مرحمت فرمایا۔ حضورؓ نے اوائل 1912ء میں ہندوستان کے مختلف مشہور مدارس (سہارنپور، ندوہ، دیوبند وغیرہ) کا اپنے خرچ پر دورہ کیا اور وہاں کے انتظام کے مطابق اپنے مدرسہ میں اہم تبدیلیاں فرمائیں۔ بعد ازاں آپؓ حج کی ادائیگی کے لئے بلاد عرب میں تشریف لے گئے اور وہاں عربی مدارس بھی دیکھنے کا موقع آپؓ کو ملا۔ 1913ء میں آپؓ ہی کے مشورہ پر حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب کو مصر میں بغرض تعلیم بھجوایا گیا۔ نیز طلبہ کو انگریزی کی تعلیم بھی دی جانے لگی اور وہ مولوی فاضل کے امتحان میں بھی شامل ہونے لگے۔ ایک دو سالہ طبی کورس بھی آپؓ نے جاری فرمایا۔ پرائمری سے کم تعلیم رکھنے والے طلبہ کے لئے ایک علیحدہ کلاس یکم مارچ 1911ء سے جاری فرمائی۔

جب حضرت مصلح موعودؓ مسند خلافت پر فائز ہوئے تو مدرسہ احمدیہ کا انتظام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے سپرد کردیا گیا۔ بعد ازاں شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ 1919ء میں حضورؓ نے ایک کمیٹی نامزد فرمائی جس نے جماعت کی تبلیغی ضروریات کے حوالہ سے مدرسہ احمدیہ کی سکیم پر نظرثانی کی۔ اس کے نتیجہ میں 20 مئی 1928ء کو جامعہ احمدیہ کا قیام عمل میں آگیا۔ وسط 1937ء میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ جامعہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے تو ادارہ میں بہت سی اہم اصلاحات کی گئیں۔ علمی مجالس کا قیام ہوا اور تبلیغ کے لئے قادیان سے باہر جاکر تقاریر کرنے کا سلسلہ شروع ہوا۔

قیام پاکستان کے بعد مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کو ضم کرکے پہلے لاہور میں 13 نومبر 1947ء کو جاری کیا گیا۔ چند دن بعد پہلے چنیوٹ اور پھر احمد نگر میں اسے منتقل کردیا گیا۔ دسمبر 1949ء میں جامعۃ المبشرین کا بھی اجراء ہوا تاکہ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلبہ کو تبلیغ کی خصوصی تربیت دی جائے۔ لیکن 7 جولائی 1957ء کو مدرسہ احمدیہ، جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین (تینوں ادارے) ایک ہی درسگاہ ''جامعہ احمدیہ'' میں مدغم کردیئے گئے جس کے پرنسپل حضرت میر داؤد احمد صاحب مقرر ہوئے۔

اب تک قادیان اور ربوہ کے علاوہ غانا، نائیجیریا، تنزانیہ، انڈونیشیا اور کینیڈا وغیرہ میں جامعہ احمدیہ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اور اب لندن (برطانیہ) کا یہ جامعہ بھی اُسی مقدس درخت کا ایک اور شیریں پھل ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں لگایا گیا تھا۔

جامعہ احمدیہ برطانیہ کے حوالہ سے مکرم لئیق احمد صاحب طاہر (پرنسپل) نے بتایا کہ پہلے سال 29 طلبہ کو جامعہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ہے جن کا انتخاب ایک سو سے زائد امیدواروں کے انٹرویو لینے کے بعد کیا گیا ہے۔ ان خوش نصیب بچوں میں دو کا تعلق بیلجیم، تین کا ہالینڈ، چھ کا جرمنی، ایک کا سویڈن، پانچ کا ناروے اور بارہ کا برطانیہ سے ہے۔ تدریس کے لئے ان کے دو سیکشن بنائے گئے ہیں۔ پہلے دو سال میں ان کے نصاب میں تین زبانوں یعنی اردو، عربی اور انگریزی کا سیکھنا ہے نیز قرآن کریم ناظرہ اور آخری سمسٹر میں ترجمہ قرآن بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ تاریخ احمدیت اور تاریخ اسلام کے مضامین بھی شروع کئے گئے ہیں۔ حدیث بھی ہے جس میں پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قریباً پچاس دعائیں زبانی سکھائی جارہی ہیں۔ اسی طرح قریباً دو پارے پہلے سال میں حفظ کروائے جائیں گے۔ تعلیم صبح آٹھ بجے سے دوپہر دو بجے تک جاری رہے گی۔ روزانہ عصر کے بعد ایک علمی لیکچر کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ کھیل کا بھی باقاعدہ انتظام ہے۔ تیسرے سال سے تفسیر، منطق، صرف ونحو، کلام، فقہ اور حدیث وغیرہ کا باقاعدہ نصاب شروع ہوگا۔

مکرم پرنسپل صاحب نے مزید بتایا کہ جامعہ کی لائبریری کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں مختلف موضوعات پر کتابیں اکٹھی کی گئی ہیں۔ تفاسیر قرآن اور احادیث کے مجموعوں کے علاوہ ادب، شاعری کی کتب بھی رکھی گئی ہیں۔ پاکیزہ ناول بھی موجود ہیں۔ ہزاروں پاؤنڈ کی کتب خریدی گئی ہیں اور بہت سی کتب تحفۃً بھی ملی ہیں۔ مکرم دین محمد صاحب آف ٹوٹنگ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مکمل سیٹ تحفۃً دیا ہے۔ طلبہ کے لئے لائبریری کا ایک پیریڈ لازمی ہے جو کسی استاد کی زیرنگرانی ہوتا ہے۔ جامعہ میں تدریسی کتب کے علاوہ تعلیم اور کھانا بھی مفت ہے۔ طلبہ کو جیب خرچ بھی دیا جائے گا۔ طلبہ کے لئے دو Language Lab تیار کرنے کے بارے میں ریڈنگ یونیورسٹی سے بھی رابطہ ہے۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ جامعہ میں واقفین نو بچوں کے علاوہ ایسے بچے بھی داخل کئے جائیں گے جو از خود اپنی زندگیاں وقف کریں گے۔

مکرم سلیم ملک صاحب چیف ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ نے بتایا کہ 1996ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے انٹرنیشنل مجلس شوریٰ کی تجویز پر ایک کمیٹی مقرر فرمائی جس کے چیئرمین مکرم چودھری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ تھے۔ اس کمیٹی کا ایک رُکن مَیں بھی تھا۔ مکرم چودھری صاحب کے ربوہ تشریف لے جانے کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت یو کے اس کمیٹی کے صدر مقرر کئے گئے اور یہی طریق اب بھی جاری ہے۔ اس کمیٹی نے متعلقہ تجویز کے تمام پہلوؤں پر بار بار غور کیا۔ مختلف جگہیں اس مقصد کے لئے دیکھی گئیں۔ چونکہ حضورؒ کا ارشاد تھا کہ وہ طلبہ کو اپنی نگرانی میں تعلیم دینا چاہتے ہیں اس لئے جامعہ کا فاصلہ مسجد فضل لندن سے بیس میل سے زیادہ نہ ہو، چنانچہ اس پہلو کو بھی پیش نظر رکھا گیا۔ تاہم وسائل کی کمی کی وجہ سے اسلام آباد کا بھی کئی بار جائزہ لیا گیا۔ آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک ایسی عمارت دستیاب ہوگئی جو مکرم شیخ سعید صاحب سے جماعت نے خرید لی۔ یہ عمارت 8-South Gardens Colleirs Wood London, SW19 2NT میں واقع ہے۔ یہ جگہ مسجد بیت الفتوح سے قریباً دو میل اور مسجد فضل لندن سے قریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ بس اور انڈرگراؤنڈ ریلوے اسٹیشن جامعہ سے چند منٹ کے پیدل فاصلے پر ہیں۔ یہ ایک پرانا پرائمری سکول تھا جس کی تزئین نو مکرم ناصر خان صاحب کی زیرنگرانی کروائی گئی اور اس میں ہیٹنگ سسٹم اور PA سسٹم وغیرہ نصب کئے گئے۔ طلبہ کے لئے انتیس کمرے بنائے گئے جن میں انہیں بستر کے علاوہ میز، کرسی اور الماری کی

باقی صفحہ نمبر (6) پر ملاحظہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے لئے بھی اور انسانیت کے لئے بھی دعاؤں کی توفیق دے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۴ نومبر ۰۵ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی کے متعلق انذاری رویا دیکھی تھی جس کو بیان کرتے ہوئے آخر میں آپ نے فرمایا" کہ انسان کا کیا حرج ہے اگر وہ فسق و فجور چھوڑ دے کون سا اسمیں اسکا نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے آگ لگ چکی ہے اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ"

فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے لئے بھی اور انسانیت کے لئے بھی دعاؤں کی توفیق دے۔ اور یہ جو آگ لگی ہوئی ہے اسکو اپنے آنسوؤں سے بجھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دنیا میں امن، صلح اور آشتی قائم ہو اور یہ لوگ مامور کو پہچاننے کے قابل ہوں۔ آمین

بقیہ صفحہ (1)

بالکل آزاد ہو گئے ہو اور باقی ۱۱ مہینے خوب کھاؤ پیو اور عیش کرو اور ہر قسم کے ضابطہ اخلاق کو یکسر بھلا دو یہ مقصد قطعاً نہیں ہے اس عید کا اور اس اجازت کا جیسے کوئی دنیا دار کسی مصیبت سے چھٹکارا پاتا ہے تو وہ بڑی دعوت کا اہتمام کرتا ہے۔ خوب لہو و لعب ہوتے ہیں اور خوشی منانے کے نام پر بیہودگیاں ہو رہی ہوتی ہیں ایک سچے مسلمان کی خوشی کا اظہار اور کھانا پینا اس لئے ہے کہ آج عید ہے اور اللہ کا حکم ہے کہ عید مناؤ اور ۳۰ دن جو جائز باتوں اور چیزوں سے ایک خاص وقت کے لئے رکے تھے وہ اسلئے تھا کہ ان باتوں سے رکنے کا حکم تھا۔ تو یہ دونوں عمل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہیں اسکے علاوہ جہاں تک عبادتوں اور دوسرے نیک کاموں کا تعلق ہے ان کے بارے میں تو یہ حکم ہے کہ جس طرح رمضان میں کرتے تھے اسی طرح اب بھی کرو۔ اور ہمیشہ کرتے رہو۔ رمضان میں ان چیزوں کے لئے صرف ایک خاص ماحول پیدا کیا گیا تھا۔ رمضان کا مہینہ اس لئے نہیں آیا تھا کہ اللہ چاہتا تھا کہ اس مہینے میرے بندے بیگار کاٹیں یا ان پر کوئی چٹی ڈالی جائے اللہ تعالیٰ کو تو ان چیزوں کی کوئی ضرورت نہیں اس نے انسان کو ایک مقصد کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور وہ مقصد اسکی عبادت کرنا ہے۔ اور جو بندے اسکی عبادت میں لگے رہیں وہ عباد الرحمان کہلائیں گے۔ اور جو اسکے حکموں پر نہیں چلیں گے وہ خود اپنا نقصان کر رہے ہونگے۔

فرمایا ہم احمدی اس زمانے کے امام کو ماننے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ ہم تیرے ان بندوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں جو تیرے عباد الرحمان بننا چاہتے ہیں پس ہر احمدی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ یہ رمضان جو گذرا ہے وہ اس پر بیگار یا چٹی نہیں تھا کہ مجبوراً روزے رکھ لئے عبادت کر لی اور اب سو حیلوں بہانوں سے عبادتوں اور اللہ کے دوسرے احکامات سے دور ہٹتے جائیں اور عبادتوں اور دوسرے احکامات کی تعمیل ہم پر بوجھ بن جائے اور ان سے بچنے کے لئے مختلف حیلے اور تاویلیں گھڑ رہے ہوں یہ ایک احمدی کا مقصد نہیں کہ بعد میں سستیاں پیدا ہو جائیں۔

فرمایا عبادتوں میں حیلے بہانے نہیں تلاش کرنے چاہئیں اور ضرورت سے زیادہ آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے اس رمضان میں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ روزے رکھیں اور پہلے سے زیادہ عبادتوں کی طرف توجہ دیں یہ تبدیلی جو ہم میں آئی اسکو اب ہر احمدی کو زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ٹریننگ کا ایک موقعہ دیا تھا۔ اس مہینے میں ہر کوئی عبادت میں اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش میں لگا رہا عام حالات میں جو سستیاں ہو جاتی ہیں ان دنوں میں اس ماحول کی وجہ سے ان کو دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ تاکہ ٹریننگ حاصل ہو جائے اور پھر یہ زندگی کا مستقل حصہ بن جائے فرمایا اس ٹریننگ کے مہینے میں جو پہلے ہی عبادتیں کرتے ہیں حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دیتے ہیں وہ مزید اپنے معیار بہتر کرتے ہیں پھر جس معیار کو حاصل کر لیتے ہیں اس پر قائم رہنے اور اسکو مزید بہتر کرنے کی رمضان کے بعد بھی کوشش کرتے رہتے ہیں اور جو سست تھے نمازوں میں بے قاعدہ تھے۔ بعض اور احکامات پر عمل نہ کرنے والے تھے وہ بھی بہتر تبدیلی کی طرف قدم بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں اور کوشش کرنی چاہئے اگر رمضان کے بعد پھر بہانے کرنے لگیں اور مستقل عمل نہیں کریں گے ان کے لئے رمضان آیا نہ آیا برابر ہوا۔

فرمایا ہر احمدی کو یہ سوچ رکھنی چاہئے کہ اسنے خود فیض پانا ہے اور رمضان میں جو نیک تبدیلی ہوئی ہے اسے نہ صرف جاری رکھنا ہے بلکہ اسمیں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اس ٹریننگ کی عام حالات میں دوہرائی کرنی ہے تاکہ یہ نیک عادتیں جو پڑی ہیں پکی ہو جائیں فرمایا عید کی خوشیاں اور پروگرام اور رات گئے تک دعوتیں اور مجلسوں کا اثر اس ٹریننگ سے دور نہ لے جائے جو رمضان کے دنوں میں حاصل ہوئی ہے اسلئے آج عید کے دن سے ہی اس بات پر پکے ہو جائیں کہ نمازوں میں بھی باقاعدگی رکھنی ہے اور دوسرے اعمال بھی بجالانے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حدیث نبوی پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے دل کو مردہ ہونے سے بچانے اور ہمیشہ کی زندگی دینے کیلئے ضروری ہے کہ مجبوری یا شوق یا حالات یا جو بھی وجہ سے رمضان میں اپنے دلوں کو عبادت کی طرف راغب کیا تھا اسپر اب قائم ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر مستقل مزاجی سے عمل کریں آیت کریمہ کے حوالہ سے حضور نے فرمایا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے بعض احکامات کی طرف توجہ دلائی ہے یہ نہیں فرمایا کہ یہ احکامات رمضان کیلئے ہیں صرف ان پر عمل کرنا ہے بلکہ یہ عام زندگی کے لئے احکامات دئے گئے ہیں اور مومن کی یہ نشانی بتائی گئی ہے کہ وہ ان نیکیوں پر عمل کرتے ہیں اور اگر نہیں کرتے تو وہ متکبر اور شیخی بگھارنے والے ہیں اور ایسے لوگوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔

فرمایا یہ سب باتیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے ایسی ہیں کہ رمضان کے خاص ماحول کی وجہ سے ہر گھر میں ان پر کچھ نہ کچھ عمل ہو رہا ہوتا ہے یا عمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہوتی ہے۔ پس مزہ تو چکھ ہی لیا ہے اب اس کی عادت بھی ڈال لینی چاہئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت کے مضامین بیان کرتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ فرمایا پہلی بات اس میں یہ بیان ہوئی ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور نہ صرف عبادت کرنی ہے بلکہ شرک سے پاک عبادت ہو دنیاوی مسائل اور مجبوریاں اور دوسری بعض دلچسپیاں عبادت کے وقتوں سے آگے پیچھے نہ کرنے والی ہو جائیں ورنہ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے جو انسان کے اندر ہوتا ہے۔

فرمایا ہم میں سے ہر ایک کو ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہئے اس بات کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ میں نماز میں کسی قسم کی کوتاہی کرنے والا تو نہیں رمضان کے بعد اس بارے میں مجھ سے سستی تو نہیں ہو رہی اللہ تعالیٰ نے میرے پر احسان کیا موقعہ دیا زندگی کا ایک اور رمضان دیکھوں اس سے فائدہ اٹھاؤں۔ اور جس حد تک بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے اس پر قائم رہنے کی کوشش کروں اگر روزانہ رات کو ہر ایک اپنا جائزہ لینے کی عادت ڈال لے تو جو بھی بہتر تبدیلی کسی نے بھی اپنے اندر پیدا کی ہے اس کو قائم رکھنے یا بہتر کرنے کی عادت پڑ جائے گی اور معیار گرنے کی بجائے بہتری کی طرف جائیں گے۔ خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے فرمایا پھر اس اہم حکم کے بعد جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے اگلی باتیں بندوں کے حقوق کے بارے میں بڑے جامع احکامات ہیں جس میں قریب ترین اور پیارے ترین رشتے یعنی والدین کے حقوق سے لیکر دور کا تعلق جو کسی انسان کے ساتھ بھی ہے اس کے حقوق بیان ہوئے ہیں۔ جن میں والدین قریبی رشتہ داروں یتامیٰ مساکین اور ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنا فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ہمدردی کو اس حد تک لے جانے کی تلقین کی ہے اور اپنی جماعت سے خواہش ظاہر کی ہے آپ نے فرمایا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں ایک اور اقتباس پیش کرنے کے بعد ہمسائیوں سے نیک سلوک کرنے کی تلقین فرمائی۔

پھر حضور نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھنے اور دفتروں میں ساتھ کام کرنے والوں اور سفر میں اکٹھے ہونے والوں کے ساتھ بھی نیک سلوک کے احکام بیان فرمائے پھر فرمایا ایک احمدی کیلئے تو اس طرح تبلیغ کے راستے بھی کھل رہے ہوں گے پھر ماتحتوں ملازموں کیلئے بھی احسان کا سلوک کرنے کی طرف توجہ دلائی فرمایا رمضان کے بعد ابھی تازہ تازہ نیکیوں کا اثر ہر ایک کے دل میں قائم ہے لہٰذا اسے عید کے دن سے ہی تازہ رکھیں نمازوں میں تلاوت قرآن کریم میں اعلیٰ اخلاق میں کبھی کمی نہ آنے دیں اصل نیکی یہ ہے کہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھیں صرف اپنے حقوق پر زور نہ دیں فرمایا صرف اپنے دکھوں کو ہی نہ روتے رہیں بلکہ دوسروں کے دکھوں کو بھی محسوس کریں جب ہم اس طرح کر رہے ہوں گے تو نہ صرف یہ کہ ایک دن کی عید منا رہے ہوں گے بلکہ ہمارا ہر دن روز عید ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا اللہ کرے کہ ہم سب یہ حقوق ادا کرنے والے ہوں حقوق ادا کرنے کی ہمیں عادت پڑ جائے اور انہیں مستقل زندگیوں کا حصہ بنا لیں اس کے بعد حضور نے سب دنیا کے احمدیوں کو عید مبارک دی۔ پھر فرمایا تمام جماعت احمدیہ عالمگیر، عالم اسلام، اسیران راہ مولیٰ۔ آسمانی آفات سے متاثرین کی تکالیف دور ہونے کیلئے مدد بھی کریں اور ان کے لئے دعا کریں۔ شہداء احمدیت، ان کی اولادوں لواحقین کیلئے اور اپنے لئے دعا کریں اللہ نے جن نیکیوں کی توفیق دی ان پر قائم رہنے کی بھی توفیق دے۔ خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے دعا کرائی اور تمام حاضرین کو شرف مصافحہ بخشا۔ ❀❀

بقیہ:دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 16

تقسیم فرمائیں۔

اس کے بعد آگے روانگی سے قبل مقامی جماعت کے عہدیداران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی اور یہاں سے چار بجکر ۴۰ منٹ پر Hannover کے لئے روانگی ہوئی۔

ہنوور میں ورود مسعود اور مسجد بیت السمیع کے سنگ بنیاد کی تقریب

ImmenHausen سے Hannover کا فاصلہ ۱۹۰ کلو میٹر ہے ۔قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد قافلہ Hannover پہنچا۔جب حضور انور کی گاڑی اس جگہ داخل ہوئی جہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا تو احباب جماعت مرد وخواتین جو حضور انور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے سب نے بلند آواز سے اھلاً وسھلاً ومرحبا کہتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ایک بچے نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے اور بچوں نے استقبالیہ نغمات پیش کئے اور ترانے گاتے ہوئے اور جھنڈیاں ہلا کر حضور انور کا استقبال کیا۔حضور انور جونہی گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ریجنل امیر Niedersachsen رانا امتیاز احمد صاحب، ریجنل مبلغ محمد الیاس منیر صاحب، Hannover کی دونوں جماعتوں کے صدران، ریجنل قائد خدام الاحمدیہ اور ناظم علاقہ انصار اللہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

ریجنل صدر لجنہ اماء اللہ اور Hannover کی دونوں مجالس کی صدران لجنہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا اور ایک بچی نے پھول پیش کئے۔

Hannover کا شہر جرمنی کے ایک بڑے صوبے Niedersachsen کا مرکزی شہر ہے اور اس شہر کی آبادی پانچ لاکھ کے قریب ہے۔یہ شہر کمپیوٹر کے انٹرنیشنل Fair کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔

یہاں ۱۹۷۵ میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔اب یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے Hannover Ost اور Hannover Nord دو جماعتیں قائم ہیں ۔یہاں کی جماعتیں جرمن ،افریقن ،بوسنیا ،پیرو اور آذر بائیجان سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب پر مشتمل ہیں۔

سنگ بنیاد رکھے جانے سے قبل ایک تقریب ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔حضور انور نے مسجد کا ماڈل اور نقشہ ملاحظہ فرمایا اور آرکیٹکٹ صاحب سے بعض امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔بعد میں امیر صاحب جرمنی نے اس جگہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ۲۸۰۰ مربع میٹر جگہ اپریل ۲۰۰۱ء میں تین لاکھ ۶۴ ہزار جرمن مارک میں خریدی گئی۔اس مسجد کی تعمیر میں مخالفت اور رکاوٹ کا سامنا رہا۔اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمام روکیں دور فرمادیں اور فروری ۲۰۰۵ء میں مسجد کی تعمیر کی منظوری دی گئی ۔اور آج وہ مبارک دن آیا ہے جس کا گزشتہ ساڑھے چار سال سے انتظار تھا۔یہ "مسجد بیت السمیع" جرمنی میں تعمیر ہونے والی مساجد میں سے ایک بڑی مسجد ہے جس میں دو بڑے ہال ہوں گے اور چھ صد سے زائد نمازیوں کی گنجائش ہوگی ۔مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس دفاتر اور کچن وغیرہ بھی تعمیر کئے جائیں گے۔پچیس گاڑیوں کے لئے پارکنگ بھی مہیا کی جائے گی۔اس شہر میں یہ مینار اور گنبد والی پہلی مسجد ہوگی۔

امیر صاحب جرمنی کے اس تعارفی ایڈریس کے بعد حضور انور مسجد کے سنگ بنیاد رکھے جانے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹ رکھی ۔جس کے بعد درج ذیل احباب نے باری باری اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی ۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن ،ایڈیشنل وکیل المال لندن، مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ ربوہ پاکستان ، سید محمود احمد شاہ صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان ، پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ،امیر صاحب جرمنی ،مبلغ انچارج جرمنی ،صدر مجلس انصار اللہ ،صدر مجلس خدام الاحمدیہ ،صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی ،حاجی نواب دین صاحب ،وقاص ساجد صاحب آرکیٹیکٹ، ریجنل مبلغ الیاس منیر صاحب ،ریجنل امیر صاحب، ناظم علاقہ ریجن انصار اللہ ، ریجنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ ،ریجنل صدر لجنہ ، صدران جماعت Hannover Nord، Hannover Ost ،حافظ عبدالحمید صاحب ،صدر لجنہ Hannover Ost اور صدر لجنہ Hannover Nord، قائد خدام HannoverOst قائد خدام Hannover Nord ،محمد ناصر للسن جرمن احمدی ،مکرمہ حایکے للسن صاحبہ جرمن احمدی خاتون ،مکرم CulangeBesim صاحب ،بہترین داعی الی اللہ ،ایاز عودہ صاحب ، ملک فاروق احمد صاحب (شعبہ سومساجد) آخر پر دو واقفین نو بچوں عزیزم محمد وقاص داؤد صاحب اور عزیزہ نبیلہ احمد صاحبہ کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔سنگ بنیاد کی اس تقریب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔دعا کے بعد حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے لجنہ کی طرف تشریف لے گئے اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے ۔خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔سبھی اپنی اس خوش نصیبی پر بے حد خوش تھیں اور پھولی نہ سماتی تھیں ،اپنے بچوں کو اٹھا اٹھا کر حضور انور کے قریب کرتیں اور پیار حاصل کرتیں ۔بچیوں کے بعد حضور انور نے بچوں میں بھی چاکلیٹ تقسیم فرمائے ۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب کے موقع پر ایک جرمن مہمان بھی تشریف لائے تھے۔حضور انور نے اس مہمان سے گفتگو فرمائی۔ساتھ ہدایت اللہ ہیوبش صاحب جرمن احمدی بھی کھڑے تھے۔حضور انور نے فرمایا کہ یہاں بتایا گیا ہے کہ ماضی میں کچھ جرمنوں نے اسلام قبول کیا تھا لیکن وہ آجکل یہاں نہیں ہیں۔دوسری جگہ پر ہیں لیکن فعال ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اب کیا وجہ ہے کہ جرمن، اسلام قبول نہیں کر رہے۔اس پر ہیوبش صاحب نے کہا کہ مذہب میں دلچسپی نہیں لیتے روحانیت میں لیتے ہیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا روحانیت کے حصول کا جو طریق ہے جب تک وہ اختیار نہ کیا جائے ان کو روحانیت نصیب نہیں ہوگی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم آئی کہ ہمیں نماز معاف کردی جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مذہب میں نماز نہیں وہ مذہب ہی کیا ہے۔مذہب کی تعلیمات پر عمل کئے بغیر روحانیت نہیں مل سکتی۔

ہمبرگ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

پونے آٹھ بجے حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ Hannover سے ہمبرگ (Hamburg) کے لئے روانہ ہوا۔Hannover سے ہمبرگ کا فاصلہ ۱۷۰ کلومیٹر ہے۔جب حضور انور کی گاڑی یہاں سے روانہ ہو رہی تھی تو بچیاں الوداعی دعائیہ نظمیں ۔ جاتے ہو میری جان خدا حافظ و ناصر ' پڑھ رہی تھیں۔اور قافلہ آہستہ آہستہ یہاں سے نکل کر مین روڈ کی طرف روانہ ہوا۔قریباً پونے دو گھنٹے کے سفر کے بعد رات ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت الرشید ہمبرگ پہنچے۔جہاں ہمبرگ کی جماعت کے ۳ صد احباب سے زائد احباب مرد وخواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کا والہانہ استقبال کیا۔یہ لوگ شام چھ بجے سے ہی حضور انور کے استقبال کے لئے جمع ہونے شروع ہو گئے تھے اور حضور انور کے دیدار کے منتظر تھے۔جونہی حضور انور کی گاڑی بیت الرشید کے مین گیٹ میں داخل ہوئی تو بچیوں نے خیر مقدمی نغمات پڑھنے شروع کردیئے ، احباب مرد وخواتین اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے ۔لوکل امیر ظہور احمد صاحب اور مبلغ سلسلہ ہمبرگ نسیم ساجد صاحب نے مجلس عاملہ کے ممبران اور جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

احمدیہ مشن ہاؤس بیت الرشید کا کل رقبہ ۲۷۸۳ مربع میٹر ہے۔جب کہ مسقف حصہ کا رقبہ ۹۵۹ مربع میٹر ہے۔اس عمارت میں تین بڑے ہالز ہیں ان میں دو ہال کو مردوں اور عورتوں کے لئے مسجد کی شکل میں تبدیل کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ اس بلڈنگ میں دفاتر اور رہائشی حصہ بھی ہے ۔یہ عمارت جماعت ہمبرگ نے ۱۹۹۴ء میں خریدی تھی جو کہ ہمبرگ شہر کے علاقہ Schnelsen میں واقع ہے۔

ہمبرگ میں جماعت کا پہلا مرکز مسجد فضل عمر ہے۔یہ مسجد ہمبرگ شہر کے علاقہ Stellingen میں واقع ہے ۔یہ مسجد ۱۹۵۱ء میں تعمیر ہوئی تھی اس کے ساتھ مشن ہاؤس اور دفاتر بھی ہیں۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نیا مرکز پہلے مرکز سے کئی گنا بڑا ہے اور وسیع رقبہ پر مشتمل ہے۔پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الرشید میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

یکم ستمبر 2005ء بروز جمعرات:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید ،ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ایک بجکر ۳۵ منٹ پر حضور انور نے بیت الرشید ،ہمبرگ میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے ۔ بعد سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور بیت الرشید ہمبرگ کے بیرونی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے ۔دوران سیر حضور انور کچھ وقت کے لئے ملک شریف احمد صاحب اور سعید انصر صاحب کے گھروں میں تشریف لے گئے۔ان دونوں گھروں میں قافلہ کے ممبران اور بعض مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں۔

فیملی ملاقاتیں

نصف گھنٹہ کی سیر کے بعد حضور انور واپس تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں ۔۲۸ خاندانوں کے ۱۳۲ افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں ۔ملاقات کرنے والوں میں ہمبرگ (Hamburg) جماعت کے علاوہ پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز بھی شامل تھیں ۔ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الرشید ہمبرگ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

2 ستمبر 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید میں نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔MTA کے ذریعہ یہ خطبہ جمعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا پورا متن حسب دستور علیحدہ شائع کیا جارہا ہے۔تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں ۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے لوگ بہت دور دور سے سفر کر کے پہنچے۔بعض فیملیز پانچصد کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر کے ہمبرگ پہنچیں ۔ہمبرگ اور اردگرد کی جماعتوں سے کثرت سے احباب شامل ہوئے ۔دو ہزار دوصد کے لگ بھگ حاضری تھی۔اس تعداد کے پیش نظر بیت الرشید کے بیرونی احاطہ میں مارکیز لگا کر لوگوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔بیت الرشید کے تینوں ہال، صحن غرض ہر جگہ نمازیوں سے بھری ہوئی تھی ۔تمام احباب کے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام انتظامات بہت عمدہ تھے۔

چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت الرشید کے بیرونی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے ۔نصف گھنٹہ کی سیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لائے اور اپنے دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

اس کے بعد ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفین نو بچوں کی کلاس شروع ہوئی ۔کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم عدنان طاہر نے کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔اس کے بعد عزیزم محمد احمد قمر نے نشہ آور اشیاء کی ممانعت کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی۔"ما اسکر کثیرہ حرام فقلیلہ حرام" کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرتی ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

اس کے بعد رانا عبدالمقیت نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔حضور انور نے اس بچے کی عمر کے بارہ میں پوچھا اور فرمایا کہ یہ تین سال کے لگ رہے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں نسخہ استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس نظم میں شامل مشکل الفاظ کے معانی دریافت فرمائے۔

اس کے بعد عزیزم اسعد انور چٹھہ نے "خدمت خلق" کے موضوع پر تقریر کی۔اس پر حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ انہیں جیب خرچ ملتا ہے۔کتنا ملتا ہے؟ حضور انور نے فرمایا اپنے جیب خرچ میں سے بچا کر ہیومینٹی فرسٹ میں دیا کریں ۔افریقہ میں آپ سب بچوں کے جیب خرچ سے ایک کنواں لگ سکتا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دوسرے بچوں کو بھی تحریک کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ آپ دن میں کتنے کوک یا جوس کے ڈبے پیتے ہیں۔اگر یہ قربان کردیں تب بھی آپ افریقہ کی بہت خدمت کر سکتے ہیں ۔جرمنی کے ذمہ افریقہ کے دو ممالک ہیں جہاں ہیومینٹی فرسٹ کام کر رہی ہے اور لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

اس کے بعد عزیزم اعجاز احمد ساہین نے "منارۃ المسیح" سے متعلق ایک معلوماتی مضمون پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۹۰۰ء میں خدا تعالیٰ کی

طرف سے تحریک ہوئی کہ قادیان کی مسجد اقصیٰ میں ایک سفید مینار تعمیر کیا جائے نیز یہ خبر دی گئی کہ دین کی ترقی سے اس مینار کی تعمیر کا گہرا تعلق ہے۔ ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے نام ایک مفصل اشتہار شائع کیا جس میں اس مینار کی عظمت و اہمیت کو بیان کرتے ہوئے احباب کو مالی تحریک فرمائی اور فرمایا یہ مینارہ وہ مینارہ ہے جس کی ضرورت احادیث نبویہ میں تسلیم کی گئی۔ جو دوست اس مینارہ کی تعمیر کے لئے مدد کریں گے میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو انجام دیں گے۔ جس خدا نے مینارہ کا حکم دیا ہے اس نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اسلام کی مردہ حالت میں اسی جگہ سے زندگی کی روح پھونکی جائے گی اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا۔

مینارہ کی تعمیر کے لئے دس ہزار روپیہ کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خادموں سے کم از کم ایک ایک سو روپیہ کی تحریک فرمائی اور فیصلہ کیا کہ اس پر لبیک کہنے والوں کے نام مینارہ پر بطور یادگار کندہ کروائے جائیں گے۔ خود حضرت اماں جانؓ نے ایک ہزار روپیہ چندہ دیا۔ ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء کو نماز جمعہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اینٹ منگوائی اور حضور نے اسے وہاں پر رکھ کر لمبی دعا کی آخر وہ اینٹ فضل الدین صاحب احمدی معمار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق بنیاد کے مغربی حصہ میں نصب کر دی اور حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ اس کام کے نگران مقرر ہوئے۔ مالی مشکلات کے باعث تعمیر کا کام رکا رہا۔ خلافت ثانیہ کے دور میں دوبارہ شروع ہوا۔ آخر یہ مینار دسمبر ۱۹۱۵ء میں پایہ تکمیل تک پہنچ گیا۔

یہ مینار ۱۰۵ فٹ اونچا ہے۔ اس کی تین منزلیں ہیں۔ ایک گنبد اور ۹۲ سیڑھیاں ہیں۔ اس پر گھڑیال بھی نصب ہیں اور بجلی کے قمقمے بھی آویزاں ہیں جو میلوں دور سے دکھائی دیتے ہیں۔

یہ معلوماتی مضمون پیش ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے اس مینارہ کے تعلق میں مختلف سوالات کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ اس کی تعمیر پر کتنا اندازہ خرچ تھا۔ اس کے جواب پر حضور انور نے فرمایا کہ اب اس کی مرمت کے لئے جو اندازہ خرچ وہاں سے آیا ہے وہ لاکھوں میں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ کتنے ہیں جو مربی بننا چاہتے ہیں۔ کتنے ڈاکٹرز، کتنے وکیل اور کتنے انجینئرز وغیرہ بننا چاہتے ہیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو سوالات کا موقع دیا جس پر بعض بچوں نے اپنے لئے اور بعض نے اپنے والدین کے لئے دعا کی درخوست کی۔

پروگرام کے آخر پر عزیزم رانا محمود الحسن صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام۔

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

کلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب بچوں کو شرٹس عطا فرمائیں اور اُن بچوں کو قلم بھی عطا فرمائے جن کو اس سے پہلے قلم نہیں ملے تھے۔ بچوں میں تیار شدہ کھانے کے پیکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

یہ کلاس ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور نے بیت الرشید میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

3 ستمبر 2005ء بروز ہفتہ:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو دوپہر بارہ بجے تک جاری رہیں۔ ہمبرگ اور اردگرد کی جماعتوں کے ۳۸ خاندانوں کے ۱۵۵ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔ ان ملاقات کرنے والوں میں بڑی تعداد ان فیملیز کی تھی جنہوں نے پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ سبھی لوگ اپنی اس خوش نصیبی پر بیحد خوش تھے اور خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔

قضاء بورڈ (جرمنی) کے ممبران کے ساتھ حضور انور کی میٹنگ

فیملی ملاقاتوں کے بعد قضاء بورڈ جرمنی کے ممبران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے وکلاء کتنے ہیں اور دینی علم رکھنے والے کتنے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جب بھی تین رکنی بورڈ کا تقرر کیا جائے تو اس میں ایک ممبر ایسا ہو جس کو شریعت کا پتہ ہونا چاہئے۔ ایک ممبر کو قانون کا پتہ ہونا چاہئے اور تیسرا ممبر کوئی بھی ہو۔ فرمایا بورڈ مقرر کرتے ہوئے اس کا خیال رکھا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبران سے یہ بھی دریافت فرمایا کہ 'فقہ احمدیہ' کا مطالعہ کس کس نے کیا ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ سب کو اس کا علم ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ مقدمات کا فیصلہ جلد ہونا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر سمجھانا ہے تو فریقین نے سمجھانا ہے، خاندان کے بزرگوں نے سمجھانا ہے۔ یہ قضا کا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر لڑکی کی طرف سے خلع کی درخواست آتی ہے تو قضاء کا کام نہیں ہے کہ اس کو لٹکائے۔ فریقین کو سمجھانا، صلح کروانا قضاء کا کام نہیں ہے۔ یہ حکمین کا کام ہے۔ قضاء نے صرف فیصلہ کرنا ہے۔ فرمایا۔ علیحدگی کے بعد حقوق کے تعین میں قضاء Involve ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قضاء کے معاملات کے بارہ میں بعض انتظامی ہدایات دیں اور تفصیل سے کام کرنے کا طریق سمجھایا۔ ثالثی کے نظام کے بارہ میں بھی تفصیل سے سمجھایا اور ہدایت فرمائی کہ اس بارہ میں ملکی قانون بھی دیکھے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ لوکل جماعتوں میں بھی جہاں تعداد 100-200 ہے وہاں لوکل قاضی مقرر کریں۔ جو قاضی اوّل مقرر کئے گئے ہیں یہ لوکل سطح پر قاضی ان سے علیحدہ ہوں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہر ریجن میں قاضی اوّل بنا دیں پھر ریجن کی جماعتوں میں لوکل قاضی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قضاء نے اس طرح اپنے ساتھ ملکی قانون کو لے کر چلنا ہے کہ حقوق متاثر نہ ہوں اور شریعت پر زد نہ آتی ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام ممبران کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگوں نے خالی الذہن ہو کر، لاتعلق ہو کر، کسی رشتے کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے فیصلے کرنے ہیں۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بہت سے دیگر انتظامی امور کے بارہ میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیلی ہدایات دیں۔ قضاء بورڈ کے ساتھ یہ میٹنگ دوپہر ایک بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

ایک بجکر ۳۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید ہمبرگ میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کی میٹنگ

بعد از سہ پہر پانچ بجے نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور نے دعا کروائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری تمام مہتممین سے ان کے کام کا جائزہ لیا اور آئندہ کے پروگراموں اور لائحہ عمل کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

ایک نائب صدر کے پاس مہتمم اطفال اور ایک نائب صدر کے پاس مہتمم اشاعت کے عہدے بھی تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ یہ دو دو عہدے کیوں ہیں۔ بحیثیت مہتمم ہی بہت زیادہ کام ہے اس لئے یہ دونوں اب نائب صدر نہیں ہیں۔ صرف مہتمم اطفال اور مہتمم اشاعت ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا نائب صدر صرف نائب صدر ہی ہونا چاہئے۔ اس کا بہت کام ہوتا ہے۔

تمام مہتممین نے اپنے اپنے شعبوں کے کارڈ آویزاں کئے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں نائب صدران کو ہدایت فرمائی کہ آپ نائب صدر والا کارڈ اتار دیں جس کی فوری تعمیل کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ جس عہدیدار کی بھی منظوری حاصل کرنی ہو اس کے بارہ میں لکھا کریں کہ اس کے پاس پہلے کون کون سے عہدے ہیں۔ فرمایا اب باقاعدہ نائب صدران کی منظوری حاصل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہتمم اطفال سے، اطفال کی تجنید اور ان کے چندہ کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ جو ممبر شپ کا چندہ ہے اس کا حساب علیحدہ رکھیں اور جوان کے اجتماع کا چندہ ہے اس کا ریکارڈ علیحدہ رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہتمم اشاعت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا جو سہ ماہی رسالہ 'نور الدین'' شائع ہوتا ہے اس کا جرمن حصہ بھی ہونا چاہئے۔ مضامین کا جرمن ترجمہ ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا ''مشعل راہ'' کے اقتباسات زیادہ کریں اور ان کا جرمن ترجمہ بھی دیں۔ فرمایا آپ کے ستر فیصد تو طلباء جرمن جانتے ہیں۔

ایک نائب صدر نے بتایا کہ وہ سالانہ اجتماع کے موقع پر ناظم اعلیٰ ہوتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ناظم اعلیٰ تو کوئی مستقل شعبہ نہیں ہے۔ سو مساجد کے چندہ کی وصولی کا ذکر ہونے پر فرمایا یہ سپیشل کام ہے یہ معاون صدر کے سپرد کریں۔ یہ مستقل کام ہے ایک ملین یورو کا آپ کا وعدہ ہے۔

فرمایا مساجد کے لئے چندہ وصول کرتے ہوئے چندہ عام ہرگز متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا چندہ دینے والے سے پہلے پوچھا جائے کہ چندہ عام ادا کیا ہوا ہے یا نہیں؟ اگر ادا نہیں کیا تو پھر یہ چندہ جو مساجد کے لئے دے رہا ہے چندہ عام میں ڈالا جائے کیونکہ چندہ عام کی ادائیگی بہرحال ضروری اور لازمی ہے۔

معتمد صاحب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجالس سے موصول ہونے والی ماہانہ رپورٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ جو مجالس رپورٹ بھجوانے میں سست ہیں ان کو بار بار یاددہانی کروائیں اور اپنی رپورٹس کی وصولی کو سو فیصد بنائیں۔

مہتمم تجنید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ تجنید میں گنجائش ہے۔ اس کو مکمل کرنے کے لئے مستقل کوشش کرتے رہیں۔

شعبہ تعلیم کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ سال میں ایک کی بجائے دو امتحان لئے جاسکتے ہیں۔ فرمایا کوشش کرنی چاہئے کہ تمام خدام امتحانوں میں شامل ہوں۔

مہتمم تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ امسال آپ نے مرکزی سطح پر جو تربیتی کلاس رکھی ہے اس میں تمام مجالس سے نمائندگی ہونی چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ریجنل لیول پر بھی تربیتی کلاسز ہونی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس یہ جائزہ ہونا چاہئے کہ کتنے خدام کم از کم ایک نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ کتنے ہیں جو قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ہیں۔ جمعہ پڑھنے والے کتنے ہیں۔ MTA دیکھنے والے کتنے ہیں۔ گزشتہ سالانہ اجتماع پر آپ کی کتنی حاضری تھی۔ فرمایا آپ کی انفارمیشن پوری ہونی چاہئے۔

مہتمم تبلیغ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدام جو بیعتیں کرواتے ہیں آپ کے ریکارڈ میں ہونی چاہئیں۔ داعیان الی اللہ سے آپ کا رابطہ ہونا چاہئے۔ سیکرٹریان تبلیغ سے بھی آپ کا رابطہ قائم رہنا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو خدام کے گروپ کے نومبائعین ہیں ان کا نام اور ایڈریسز اور پورا ریکارڈ مہتمم تربیت نومبائعین کو دیں جو ان سے مستقل رابطے رکھے اور مقامی مجالس کا ان سے باقاعدہ مستقل رابطہ ہو۔ فرمایا مقامی خدام کی ڈیوٹی لگائیں کہ ان سے رابطہ رکھیں، نماز سکھائیں اور ان کی تربیت کریں۔

مہتمم تربیت نومبائعین کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومبائعین کو سنبھالنے اور ان کی تربیت سے متعلق ہدایات دیں۔ فرمایا باقاعدہ پلان بنائیں، ان کی فہرستیں تیار کریں اور ان کی تربیت کر کے اپنے نظام میں شامل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہتمم امور طلباء کو ہدایت فرمائی کہ یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہمارے طلباء تعلیم کے اعلیٰ معیار میں جائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یونیورسٹیوں میں سمپوزیم منعقد کریں، سیمینار کریں۔ فرمایا یونیورسٹیوں میں دوسرے مذاہب کے طلباء عیسائیوں وغیرہ کے گروپ بنائیں وہ سیمینار کا انتظام کریں اور احمدیوں کو Invite کریں۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ

(بزرگوں کی تعظیم کرو)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

مہتمم صحت جسمانی نے مجالس کے مابین مقابلہ جات اور کھیلوں کی رپورٹ پیش کی۔ اسی طرح مہتمم وقار عمل نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے خدام نے جو وقار عمل کیا ہے اس کی رپورٹ پیش کی۔

مہتمم صنعت و تجارت کو حضور انور نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ جو خدام فارغ ہیں اور کام نہیں کر رہے ان کی لسٹ بنا کر ان کو کام میں شامل کریں۔ فرمایا مارکیٹوں میں کام کر سکتے ہیں۔ فرمایا انٹرنیٹ سے ملازمتیں تلاش کریں کہ کہاں کہاں جاب نکل رہی ہے۔ فرمایا فارغ رہنا، کوئی کام نہ کرنا اور گورنمنٹ کی طرف سے خرچ لے کر کھانا یہ تو صدقہ ہے۔ اضطراری حالت میں کھانا چاہئے۔ ایک احمدی کو چاہئے اپنی عزت نفس کا خیال رکھے، خود کام کرے اور کما کر کھائے۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں، فرمایا لسٹ بنائیں۔ صدر صاحب کو دیں، ایک کمیٹی بنائیں اور کام کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بہت سی بیماریاں فارغ بیٹھنے سے پیدا ہو رہی ہیں۔ خدام الاحمدیہ کو اس کام میں مستعد ہونا چاہئے۔

مہتمم عمومی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ سیر کے دوران جو خدام میرے ساتھ ہوتے ہیں ان کو سمجھائیں کہ ٹریفک روکا نہ کریں۔ خصوصاً جو میرے ساتھ ہوتے ہیں ان کو زیادہ احتیاط کرنی چاہئے۔ جب مَیں خود کھڑا ہو جاتا ہوں تو پھر روکنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

شعبہ مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے بجٹ اور چندوں کا جائزہ لیا۔ حضور انور نے فرمایا ایڈیشنل مہتمم مال کا کام یہ ہوتا ہے کہ جو بقایا دار ہے اس سے بندہ وصول کریں اور یاددہانیاں کروائیں۔

مہتمم مقامی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آپ کی فرنکفرٹ کی ۱۳ مجالس ہیں آپ کے پاس خدام بھی ہیں آپ اپنی تجنید مکمل کر سکتے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ یہ میٹنگ سوا چھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی میٹنگ

اس کے بعد چھ بجکر بیس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام قائدین سے باری باری ان کی کارگزاری کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات دیں۔

قائد عمومی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آپ خود مستعد ہوں اور اپنی تجنید مکمل کریں۔ قائد عمومی نے بتایا کہ جماعت نے تجنید تیار کی ہے وہاں سے ہم لے رہے ہیں اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ انصار اللہ کی اپنی تجنید مکمل کریں۔ جماعتی نظام کو ذیلی تنظیموں کی مدد کرنی چاہئے اور ذیلی تنظیموں کو جماعت کی مدد کرنی چاہئے۔

نو مبائعین کی تربیت کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ انصار جو آپ کے ذریعہ احمدی نہیں ہوئے وہ آپ کے تحت آنے چاہئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اپنی مجالس کے زعماء کو کہیں کہ ان نو مبائعین کے گھروں میں جائیں۔ ان سے رابطہ کریں ان کو نماز سکھائیں جو مسلمان نہیں ہیں۔ فرمایا جب کوئی نو مبائع جگہ تبدیل کرے تو آپ کو علم ہونا چاہئے کہ وہ کس علاقہ میں منتقل ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا گزشتہ دس سالوں میں انصار اللہ کی جو بیعتیں ہوئی ہیں ان کو تلاش کریں۔ اس کام کے لئے کافی توجہ کی ضرورت ہے۔

قائد تعلیم نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ انصار کو پورے سال کا لائحہ عمل دیا جاتا ہے۔ رسالہ ''الوصیت'' پڑھنے کیلئے دیا ہوا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کی معین رپورٹ آپ کو آنی چاہئے کہ کتنوں نے پڑھ لیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عاملہ ممبران کا بھی جائزہ لیں کہ کتنوں نے یہ کتاب پڑھی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مرکزی طور پر سارے ملک کے انصار سے امتحان لیں۔ فرمایا کسی کتاب کے چند صفحے دے دیں۔ بے شک کتاب دیکھ کر حل کر دیں۔ یہ کام کر لیں۔ بہت بڑا کام ہے۔

قائد مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار کے بجٹ اور ماہانہ چندوں کا جائزہ لیا اور ہدایت دی کہ تجنید کے مطابق تمام انصار کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔

قائد اشاعت نے بتایا کہ الفضل انٹرنیشنل میں انصار اللہ جرمنی کا رسالہ ''الناصر'' شائع ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا **الفضل انٹرنیشنل کتنے انصار پڑھتے ہیں۔** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کتنے انصار کے گھروں میں الفضل آتا ہے۔ آپ کی مجلس عاملہ، ریجنل عاملہ اور مقامی مجالس عاملہ کو بھی آنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا پندرہ صد کی تعداد میں اس کی خریداری بڑھائیں، **پچاس فیصد انصار ایسے ہونے چاہئیں جن کے ہاں الفضل آتا ہو۔**

قائد تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ صف دوم کے انصار کو نمازوں کی ادائیگی اور تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ دلائیں۔ فرمایا چھوٹی مجالس میں اپنے زعماء کو Active کریں۔ جن کے گھر نماز سنٹر سے دور ہیں وہ اپنے گھر میں بچوں کے ساتھ نماز پڑھا کریں۔ قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالا کریں۔

قائد خدمت خلق کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ انصار ہسپتالوں میں جا کر مریضوں، بوڑھوں کا حال پوچھیں اور پھل، پھول وغیرہ ساتھ لے جائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دوسرے ملکوں سے یہاں لوگ آئے ہوئے ہیں ان کے جا کر حالات دیکھیں اور ان سے تعلقات بنائیں۔

قائد تحریک جدید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آپ کا تحریک جدید کا چندہ جماعت کی وصولی کا ہمراہ ہونا چاہئے۔

قائد عمومی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کی جن مجالس سے ماہانہ رپورٹس نہیں آتیں وہاں سے بھی باقاعدگی سے رپورٹس آنی چاہئیں۔ باقی مجالس کو بھی Active کریں اور تمام مجالس رپورٹس بھیجیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب انصار اللہ کو ہدایت فرمائی کہ جو انصار لازمی چندہ نہیں دے رہے وہ لازمی چندہ دیں گے تو ان سے مجلس انصار اللہ کا قبول ہوگا۔ جو مجلس انصار اللہ کا چندہ دیتا ہے اور لازمی نہیں دیتا تو وہ اس کا انصار کا چندہ لازمی چندہ میں شمار کیا جائے اور جماعت کے کھاتہ میں چلا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو شخص کہتا ہے کہ میری آمد اتنی ہے مَیں اس پر اتنا دوں گا تو آپ لکھ لیں اور اس سے لے لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اصل مقصد یہ ہے کہ تربیت ہونی چاہئے۔ نفس کی اصلاح ہو، دین کی طرف رجحان ہو، خدا کی عبادت کی طرف توجہ پیدا ہو، اللہ کے حکموں پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو موصی ہے اس کو سمجھانا چاہئے کہ وصیت کرنے کے بعد تم نے اعلیٰ معیار کی قربانی کا وعدہ کیا ہے۔ ایک عہد کیا ہے۔ اپنے اس عہد اور اعلیٰ معیار کی قربانی سے پھر رہے ہو۔ فرمایا جو موصی نہیں ہیں ان کو بھی سمجھاتے رہنا چاہئے کہ یہ چندہ بھی جماعت کی طرف سے مقرر شدہ ہے۔ ذیلی تنظیموں کا بھی مقرر شدہ ہے اس کو بھی باقاعدہ ادا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ کو فرمایا کہ آپ کو چاہئے کہ ۲۰۰۸ء تک پانچ مساجد بنا کر دیں۔ چندوں کا مسئلہ نہیں ہے۔ جرأت پیدا کریں، حوصلہ پیدا کریں، خدا تعالیٰ خود حالات پیدا کر دے گا۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ یہ میٹنگ سوا سات بجے ختم ہوئی۔ آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ تصویر کے بعد عاملہ کے سبھی ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

اس کے بعد سوا سات بجے ہمبرگ ریجن کی واقفات نو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہوا۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا جو عزیزہ امتہ البصیر نور نے کی۔

اس کے بعد عزیزہ صباح النور ندیم نے اصلاح نفس کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث اور اس کی مختصر تشریح پیش کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ کتنی بچیاں سکولوں میں حجاب لے کر جاتی ہیں اور ان بچیوں کو کلاس میں میں حجاب لینے پر ٹیچر تنگ تو نہیں کرتے کہ سکول میں حجاب نہ لیا کرو۔ بچیوں نے بتایا کہ انہیں کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو بچیاں آج حجاب لے کر آئی ہیں وہ اب اس کو اتار نہ دیں بلکہ اس پردہ پر اب قائم رہنا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پوچھا کہ کتنی بچیاں ریال میں جاتی ہیں اور کتنی گیمنازیم میں۔ حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ بچیوں کو گیمنازیم میں جانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ (گیمنازیم یہاں جرمنی میں اعلیٰ تعلیمی معیار ہے جب کہ ریال اس سے کم درجہ پر ہے۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کلاس میں شامل بچیوں کی تعداد پوچھی جو کہ ۵۲ تھی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی بچیاں ڈاکٹر بننا چاہتی ہیں۔ ۲۴ بچیوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔ وکیل بننے والی بچیوں کی تعداد گیارہ جب کہ دو نے ٹیچر بننے کے لئے ہاتھ کھڑے کئے۔ کچھ بچیوں نے انجینئر ز اور ایک بچی نے کمپیوٹر سائنس میں جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔

بعد ازاں عزیزہ انیقہ رفیق شاکر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ۔

میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں اور ان کی نگاہ نیچی

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد عزیزہ صباح النور مطیع نے ''وسعت حوصلہ'' کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد عزیزہ مدیحہ وسیم نے ''آنکھوں کی حفاظت'' کے بارہ میں ایک معلوماتی مضمون پیش کیا۔

آخر پر بچیوں کے ایک گروپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ۔

''ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ'' کورس کی شکل میں پیش کیا۔

کلاس کے آخر پر حضور انور نے بچیوں سے پوچھا کہ کتنی بچیوں کو ابھی تک پین نہیں ملے۔ ان کو حضور انور نے باری باری بُلا کر پین عنایت فرمائے۔ حضور انور نے از راہ شفقت کلاس میں شامل ہونے والی تمام بچیوں کو حجاب تقسیم فرمائے اور پیک کھانا بھی ان میں تقسیم فرمایا۔

کلاس کے آخر پر حضور انور نے منتظمات کو ہدایت فرمائی کہ جو بچیاں ریسرچ میں شوق رکھتی ہیں وہ بائبل میں سے حوالے نکال کر ان پر ریسرچ کریں اور آپ اس کام میں ان کی مدد کریں۔

سوا آٹھ بجے یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید ہمبرگ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
ALIAA EARTH MOVERS
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ملک ھند پر

قرآنی تعلیمات کے مثبت اثرات

(خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان)

قرآن مجید کا نزول وظہور آج سے چودہ سو سال قبل عرب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بانیٔ اسلام پر ہوا۔ ان کے بارے میں قدیم صحف انبیآء میں بشارات دی گئی تھیں کہ ریگزار عرب سے ظاہو ہونے والے شارع نبی تخن ور ہوں گے اور ان کا کلام مربوط معنی خیز بلیغ اور عالمگیر صداقتوں پر مشتمل ہوگا۔

(اتھروید باب ۲۰ فصل ۱۱۵ آیت 1 پوران پرتی سرگ پر دفرسنگ دساتیر صفحہ ۱۸۰ سن ۱۲۸۰ء دساتیر کلاں۔ مہ آباد نامہ ساسان اول آیت نمبر ۵۴و۶۰)

قرآن مجید کے نزول کے ایام میں ساری مذہبی دنیا بیدینی ضلالت اور گمراہی میں مبتلا تھی۔ عرب اور ہندوستان مورتیوں، بتوں، اصنام پرستی کے گڑھ تھے عموماً دنیا میں شخصیات وعناصر پرستی مورتی پوجا اور پیچیدہ رسم ورواج، کرم کانڈ اور شرکِ جلی وخفی کا دور دورہ تھا۔

بتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی
کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی

انسان دوسرے انسان سے ناقابل برداشت حد تک نفرت کرتے اور موقعہ ملنے پر اُونچی ذات کے لوگ ادنی ذات گردانے گئے لوگوں کو قتل کرتے تھے معاشرہ سینکڑوں ذاتوں اور قبائل میں منقسم تھا۔ ہر ذات کے لوگ اپنے ہم جنس معصوم لوگوں کے سایہ سے بدکتے اور ناپاک ہوجانے کے خیال سے ان سے دور رہتے۔ حقیر جانوروں کی تو پوجا کرتے مگر اپنے ہم جنس دوسری ذات کے معصوم لوگوں کے مرد وعورت اور بچوں کو بے دریغ قتل کرتے تھے۔

ایسے پرتشدد اور پرظلمت دور میں رحمۃ اللعالمین نے قرآن مجید ہاتھ میں لے کر منادی کی کہ میں دنیا بھر کی تمام مخلوق چرند پرند درند اناث وذکور ادنی واعلیٰ گورے کالے اور مشرقی ومغربی سب کیلئے رحمت بن کر بھیجا گیا ہوں۔

قرآن کامل روحانی ضابطہ حیات ہے اور ہر انسان کی قیامت تک کی جملہ روحانی ضروریات کا متکفل ہے۔ انسان کی تمام بھلائیوں کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔

اسلام کی آمد سے قبل ہندوستان کی حالت

مہاراشٹر کے مشہور برہمن لیڈر و وکیل جسٹس رانا ڈے کے قلم سے

"اُس زمانے کے البیرونی عبدالرزاق ابن بطوطہ اور روسی دنیشیا کے سیاحوں کی تحریروں سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہندوؤں میں عملی قابلیت کا مادہ نہ تھا۔ اور خیالات باطلہ کی طرف عقیدہ جما ہوا تھا۔ ہندوؤں میں نہ تو جمہوری خیالات کا رواج تھا اور نہ مساوات انسانی کا بے شمار فرقے عظمت اور ذلت کے اوج وحفیض بلندی پستی میں گرفتار تھے۔ جن سے خواہ کتنی بھی کوشش کریں نہ تو بڑھ سکتے تھے اور نہ موروثی عظمت سے گر سکتے تھے۔ ہندوستانی عورتیں بیکس وبے اختیار تھیں۔

عام ہندو میلے کچیلے رہتے تھے پاکیزگی کا نام ونشان نہ تھا عادتیں ردی تھیں۔ چند خدا پرست برہمن بھی بجائے عملی نمونہ کے لفاظی اور لسانیت کو ہی برتتے تھے اور اس کو دانائی تصور کرتے تھے۔ ہندو سردار (راجے مہاراجے) طماع اور ظالم تھے اور اجتماعی طور پر کوئی رفاع عام کا کام نہیں کرتے تھے، بزدلی اور رزالت عموماً پائی جاتی تھی پراگندگی اور انتشار بیشمار تھا۔ کوئی نظم وضبط نہ تھا۔

جنوبی ہند کی حالت اور بھی ابتر تھی مرد عورت سب کالے اور وحشی بے انتہا ذاتوں میں منقسم اپنے اپنے بتوں کی پرستش کرتے تھے ان بتوں کیلئے قربانی دیتے تھے عورتیں ستی ہوتی تھیں اور بعض ہندو گنگا میں ڈوب کر خودکشی کرنے کو مقدس ایثار جانتے تھے مندروں کے بتوں کی گاڑیوں میں کچل کر جان دینا ذریعہ نجات مانتے تھے"۔

اسلام نے کایا پلٹ دی

قرآن کے علم برداروں نے جب ہندوستان میں قدم رکھے تو یہاں کی کایا پلٹ دی۔ اسی سلسلے میں جسٹس رانا ڈے تحریر کرتے ہیں کہ "شمالی ہند اور جنوبی ہند کے ہندوؤں کی طرز معاشرت میں بھاری فرق پایا جاتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ شمالی ہند میں مسلمانوں کا فاتحانہ اور شاہانہ تعلق جنوبی ہند کی نسبت زیادہ رہا۔ اسی لئے شمالی ہند کے ہندو عموماً اسلامی معاشرت کے قالب میں ڈھل گئے۔ اور لباس، شکل وصورت میں کسی ہندو شریف خاندان اور شریف مسلمان میں برائے نام امتیاز رہ گیا تھا اور ہندوؤں کی معاشرت میں ایک حیرت انگیز انقلاب ہوا۔

(اخبار وکیل امرتسر ۲۲/اگست ۱۹۱۷ء صفحہ ۵ یہ اخبار رجب الدین عیسائی نکالا کرتے تھے)

"بھارتیہ سنسکرتی کی رُوپ ریکھا کے مصنفین شری پنڈت رادھن شاستری ایم اے پروفیسر برلن یونیورسٹی اور پنڈت رام سرن داس بھنوت ایم اے پروفیسر ہنسراج کالج نئی دلی نے بڑی محنت سے یہ مفصل کتاب ہندوتو اور ہندو تاریخ پر تحریر کی ہے۔ ایک مقام پر وہ لکھتے ہیں کہ:۔

"اسلام کی آمد کے وقت کا ہندو بھارتیہ معاشرہ ویدک زمانے کے پاکیزہ نمونہ اور نصب العین سے بالکل ہٹ چکا تھا۔ مساوات کے بنیادی اصولوں کو بھول چکا تھا۔ ذات پات کی تفریق اونچ نیچ ادنی واعلیٰ کا تصور قوموں ذاتوں کیلئے تھوتے غرور وفخر وتکبر کی چیز بن کر رہ گیا تھا۔ یہ لوگ (برہمن کھتری، ویش) جنم کے بل بوتے پر ہی سبھی اختیارات کو اپنی آبائی ملکیت سمجھتے تھے۔ اپنے سے چھوٹی قوم وذات کے لوگوں پر من مانے ظلم وستم کرنا اپنا پیدائشی حق سمجھتے تھے۔ ایک خدا کی عبادت کی جگہ مورتیوں کی پوجا ہوتی تھی۔ عقیدت اور عبادت کی جگہ آڈمبر اور ریاکاری نے لے لی تھی۔

(بھارتیہ سنسکرتی کی روپ ریکھا صفحہ ۲۰۲ وصفحہ ۲۰۳)

بھارتیہ سنسکرتی کی روپ ریکھا صفحہ ۴۷ تا ۴۹ میں مسلمانوں کی آمد اور ہندوؤں کی مذہبی حالت کی تفصیل بتائی گئی ہے۔

ہندوتو کی تکمیل

ہندوؤں کی عقیدت کے مطابق ہندو، دھرم اگرچہ دنیا کا قدیم ترین دھرم ہے لیکن اس کی مکمل تکمیل ساتویں صدی عیسوی تک ہو چکی تھی۔ بھارتیہ سنسکرتی کی روپ ریکھا کے مطابق قدیم آرین تہذیب وتمدن وید کے ذریعہ مانی جاتی ہے یہی تاریخ کے ماخذ ہیں ...قدیم ہندوستانی تہذیب ساتویں صدی مسیحی کے آخر تک مانی جاسکتی ہے۔ آٹھویں صدی عیسوی تک ہندوؤں کے دھرم درشن (فلسفہ منطق) فلاسفی ادب اور معاشرہ کا انتظام، تعلیم اور صنائع کا مکمل عروج وترقی ہو چکی تھی"۔

(بھارتیہ سنسکرتی کی روپ ریکھا صفحہ ۱۵۔۱۶)

ان کے علاوہ مذہبی کتب وید وغیرہ میں اختلافات پھوٹ، انسانوں میں ذات پات، چھوا چھات، ادنی واعلیٰ کا تفرقہ، مورتیوں کی بھرمار، شرک اور بدرسوم وتوہمات۔ صلاحیتوں کا فقدان سب کچھ اپنی منتہا پر جاکر مکمل ہو گیا۔ ہندوتو کی اس تکمیل کی طرف ایک ہلکا سا اشارہ پہلے ہو چکا ہے۔ اس تکمیل کے بعد مزید (خرابیوں میں) ترقی وعروج یا اصلاح ممکن نہ رہی تھی۔ لہٰذا ہندوؤں کو کسی دوسرے مذہب اور مصلح و راہبر کی احتجاج اور ضرورت پیش آئی۔

چنانچہ آٹھویں صدی عیسوی میں مسلمانوں کی ہندوستان میں آمد شروع ہوئی جس کے بارے میں بھارتیہ سنسکرتی کے فاضل مصنفان لکھتے ہیں:۔

"آہستہ آہستہ یہاں مسلم حکومت قائم ہوگئی۔ مسلم تہذیب وتمدن نے دیش کی سیاسی حالت کو بالکل بدل دیا اور سماج پر بھی اس کا گہرا اثر پڑا"

(بھارتیہ سنسکرتی کی روپ ریکھا صفحہ ۱۵ تا ۱۷)

قرآنی تعلیمات کے اثرات

عالمگیر اخوت اور وسیع مساوات کا تصور

ہندوستان میں ذات پات چھوا چھات اُونچ نیچ۔ دوج اور شودر اور قومی تفاخر نے ہندو معاشرہ کے ایک بہت بڑے طبقہ کو ہزاروں سالوں سے نفرت، پستی اور احساس کمتری میں مبتلا کر رکھا ہے چنانچہ ایڈیٹر رسالہ "سرسوتی" الہ آباد نے حقیقت سے روشناس کراتے ہوئے لکھا تھا کہ:۔

ہندو دھرم مساوات کا دھرم نہیں۔ اس کی بنیاد حقوق ومدارج میں تفاوت اور اس کا قانون ذات پات پر مبنی ہے۔ ہنومان چالیسا (اور آجکل ہنومان کے بعد بھیروں چالیسا) سے لیکر وید مقدس تک سارے برہمنی گرنتھ اس رنگ ونسل کی تفریق اور حقوق میں امتیاز کی حمایت کرتے ہیں۔ ہندو دھرم کی مشہور کتابیں گیتا، مہابھارت اور رام چرت مانس (رامائن) اس نفرت آمیز تفریق سے کوٹ کوٹ کر بھری پڑی ہیں۔ اور انہی تمام مذہبی کتب سے ہندو ذہنیت تیار ہوتی ہے اور تیار ہوتی رہتی ہے"

(رسالہ سرسوتی، الہ آباد یوپی جنوری ۱۹۳۴ء صفحہ ۱۳۲)

پیکر مساوات توحید کا پرچم تھامے ہندوستان میں وارد ہوئے انہوں نے قرآن مجید کی تعلیمات کے تحت تمام انسانوں کو پیدائش کے لحاظ سے یکساں اور برابر قرار دیا اور خدائی پیغام، مژدہ رحمت اہل ہند کو بھی دیا کہ:۔

ترجمہ "اے دنیا بھر کے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت ایک جنس سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں اس لئے تقسیم کردیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو (یاد رکھو) تم میں سے دوسروں سے معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی وپارسا ہے یقیناً اللہ سب کی سننے والا اور بلیغ علم رکھنے والا ہے۔ اور بہت خبر رکھنے والا ہے" (قرآن حکیم)

ترجمہ:۔ "اے لوگو! تم سب کا رب ایک ہے اور تم سب ایک باپ (آدم) کے بیٹے ہو۔ کسی عربی کو غیر عربی پر اور کسی غیر عربی کو عربی پر کسی طرح سے کوئی فضیلت نہیں۔ نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو کسی گورے پر کسی طرح سے کوئی فوقیت ہے سوائے اس امر کے کہ کوئی تقویٰ شعار اور پرہیزگار ہو۔ یاد رکھو تم سب سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک دوسرے سے معزز صرف وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پارسا ہے"

(مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۴۱۱)

"تمام انسان فطرت صحیحہ پر پیدا کئے گئے ہیں اور فطرت صحیحہ ایک ہی ہے" (سورۃ الشمس آیت ۸) لہٰذا فطرتاً نہ کوئی برہمن ہے نہ شودر نہ سید نہ اچھوت اعلیٰ نہ ادنیٰ بلکہ انسان ہونے کے ناطے سبھی برابر اور بھائی بھائی ہیں۔ اس طرح اسلام نے بیجا قومی تفاخر، زمانہ جاہلیت کا بیجا غرور وکبر اور آباؤ اجداد اور قوم کی وجہ سے

بیجا تکبر و تفخر کے مرض کو دور کر دیا اور ساری دنیا میں عالمگیر مساوات اور بھائی چارے کی بساط بچھادی۔

اہل بھارت پر اسلامی تعلیمات کا وسیع عملی اور مثبت اثر ہوا ہے۔ یہاں کے نیچ، اچھوت، شودر، یامر، ملیچھ گردانے گئے بے بس مرد و زن ان تمام بندھنوں سے آزاد ہوئے۔ جن میں انہی کے ہم مذہبوں نے انہیں سینکڑوں و ہزاروں سالوں سے جکڑ رکھا تھا۔ وید پوران مہابھارت گیتا اور رامائن اور شاستر اور مہا پرشوں، نیتاؤں ولیڈروں نے ان لوگوں پر لگی ہوئی نفرت و حقارت آمیز پابندیوں سے انہیں آزاد نہیں کرایا البتہ شاہ مدنی نے خدا کے حکم قرآن پاک کے مطابق ان لوگوں کو ناگفتہ بہ حالت سے نکالا آزادی ضمیر آزادی تقریر و تحریر آزادی مذہب، آزادی مساواتِ انسانی اور سیاسی واقتصادی و معاشی غرضیکہ جملہ انسانی حقوق مساویانہ طور پر عطا فرمائے۔ نیچ گردانے گئے اچھوتوں کو قعرِ مذلت سے نکالا۔ ان کا بھلا کیا۔ گلے لگایا۔ وہ عرش بریں کے روشن ستارے اور مہادیو جیسے دیوتا بنا دیئے گئے۔ وہ محکوم سے حاکم خادم سے مخدوم اور غلاموں سے بادشاہ بنا دیئے گئے کیونکہ بقول شاستری سرن داس ایم اے بھنوت۔

ا۔ ''مذہبی میدان میں اسلام کا اثر زیادہ گہرا پڑا۔ اسلام میں توحید اور انسانی مساوات کے اصولوں کو اولیت حاصل ہے۔ ذات پات کی تفریق سے آزاد، اسلام کو ماننے والے سبھی برابر ہیں'' (بھارتیہ سنسکرتی کی روپ ریکھا صفحہ ۲۰۲)

۲۔ ''ہندو جنتا میں منظم ہونے کی جو تحریکات چلیں اور چل رہی ہیں وہ زیادہ تر اسلامی اُصولوں کے مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ سماج میں انسانی مساوات، بھائی چارہ اور آپس میں محبت کے جذبات میں خوش آئند جوش و خروش اسلام سے ہی ملا۔ (بھارتیہ سنسکرتی کی روپ ریکھا صفحہ ۲۱۴)

قومی یکجہتی اور تنظیم کی تازہ مثال بھاجپا، آر ایس ایس کی تنظیموں میں نظر آئی ہے۔ ان تنظیموں کے پیروکار ایک دوسرے کے سایہ سے بدکنے والے، نفرت کرنے والے پھوٹ کا شکار اسلامی تحریک سے بیحد مرعوب ہوئے۔ شری لال کرشن ایڈوانی صدر بھاجپا پارٹی سابق نائب وزیر اعظم بھارت نے سومناتھ (گجرات) سے ایودھیا (یوپی) تک ''رتھ یاترا'' نکالی منتشر پھوٹ کا شکار ہندو پبلک کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا۔ بھاجپا پارٹی کو پارلیمنٹ دلی سرکار میں دو سیٹوں سے اُٹھا کر ایک سو اسی 180 سیٹوں کا مالک بنا دیا۔ اپنی پارٹی کو جتایا اور ہندوستان کی حکومت کا سربراہ بنا دیا۔ یہ دراصل در پردہ اسلام کے اصول ''قومی یکجہتی'' کی جیت تھی۔

اسلام رحمت ربانی

حقیقت یہ ہے کہ جس کا نام ہندوتو، ہندو قوم ہندو معاشرہ رکھا گیا ہے وہ سینکڑوں متضاد، اختلافات کا مجموعہ ہے وہ باہمی نفرت، حقارت اور پھوٹ کا لاوا ہے جس پر اعلیٰ دوج کا تسلط اور اختیار ادنیٰ شودر و ملیچھ پر سختی کرتا رہتا ہے۔ مہاشہ سنت رام جی بی اے ایڈیٹر اخبار پرتاپ نے حقیقت بیان کرتے ہوئے ایک بار لکھا تھا کہ ''اسلام اُن کروڑوں اچھوتوں اور شودروں کیلئے رحمت ربانی تھا وہ ان کو انسانی مساوات کا حق دیتا تھا پس یہ لوگ جوق در جوق مسلمان ہو گئے''۔

(اخبار پرتاپ ۱۱ر نومبر ۱۹۲۸ء)

ا۔ آج بھارت آزاد ہے اس پر ہندو اکثریت کا راج ہے اچھوتوں۔ شودروں، ملیچھوں (مسلم) کیلئے منوسمرتی کا قانون لاگو ہونے کے لئے انگڑائیاں لے رہا ہے جبکہ ہندو دکاندار ادنیٰ طبقہ کے لوگوں سے ایک روپیہ ہر آئٹم پر زائد چارج کرتے ہیں۔ سود بیاج میں ادنیٰ طبقہ سے پانچ روپے ماہانہ فیصد کشتری سے تین روپیہ ویش سے چار روپیہ فیصد ماہانہ سود لیا جاتا ہے'' (منوسمرتی ادھیائے نمبر ۸ شلوک ۱۴۲ مترجم کرپا رام جگرانوی پنجاب)

۲۔ یہ کہا گیا ہے کہ ''شودر طبقہ کا فرض ہے کہ وہ آرین قوم کے تینوں طبقات کی دل و جان سے خدمت کرے'' (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۵۷ دہم ایڈیشن) اور عملاً ایسا ہو رہا ہے۔

۳۔ ادنیٰ گردانے گئے لوگوں کو اعلیٰ ذات قرار دیئے گئے مہودے اپنے مفاد میں استعمال کرنے لگے ہیں اخبارات میں ایسے لوگوں پر حملوں قتل و غارت کی خبریں آتی رہتی ہیں سو یہ لوگ مجبوراً اعلیٰ ذاتوں کے لوگوں کے اشاروں پر چلنے لگتے ہیں چنانچہ۔

دلت تنظیموں، کارکنوں اور دیگر دانشوروں کے ایک نمائندہ اجتماع جس کی صدارت سابق مرکزی وزیر اور لوک شکتی کے صدر رام ولاس پاسوان نے کی بڑھتی ہوئی سماجی واقتصادی عدم برابری و عدم مساوات و عدل کے فقدان اور درج فہرست ذات و قبائل سے تعلق رکھنے والے لوگوں پر بدستور ڈھائے جانے والے مظالم پر تشویش ظاہر کی۔ مندر، مسجد (ایودھیا) تنازعہ کے خلاف جھگڑوں میں...... غریب (مراد شودر) لوگوں کو استعمال کرنے کی طرف فرقہ پرست و فاسسٹ قوتوں کے رجحانات ملک میں سماجی عدل کیلئے بڑا خطرہ قرار دیا گیا۔ (ہند سماچار جالندھر جلد ۵۶ شمارہ ۱۰۷ صفحہ ۲ مورخہ سوموار 18.3.03) جب تک قرآنی تعلیمات کو اپنایا نہیں جاتا تب تک دلت اچھوتوں کیلئے یہ خطرہ بنا رہے گا۔

قرآن مجید نے تمام مسلمانوں کو باہم بھائی بھائی قرار دیا ہے اس سلسلہ میں اسلامی تعلیم یہ ہے کہ:۔

ا۔ ان العباد کلھم اخوۃ (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۳۶۹) یعنی تمام انسان یکساں ہیں اور آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس طرح اسلام نے دنیا میں عالمگیر بھائی چارے Universal brotherhood کی بنیاد رکھی پیغمبر اسلام کی نظر میں ساری دنیا کے تمام انسان ایک جیسے برابر اور یکساں ہیں۔ تمام انسان امیر غریب، صغیر کبیر۔ آقا و غلام۔ مالک نوکر خدائے واحد کے بندے اور یکساں و باہم بھائی بھائی ہیں۔

(صحیح مسلم، فضائل حضرت سلمانؓ وصہیبؓ)

لا تحاسدوا ولا تباغضوا وکونو عباداللہ اخوانا (صحیح بخاری کتاب الھجرۃ صفحہ ۸۹۷) یعنی اے خدا کے بندو ایک دوسرے پر حسد بغض و کینہ نہ رکھا کرو۔ بلکہ آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔''

پس قرآن مجید کی فطرت صحیحہ کے عین مطابق آسان زود فہم تعلیمات کا وسیع اور عالمگیر اور انقلاب انگیز اثر پڑا۔ قرآن کریم کا مقصد دنیا کے معاشرہ میں امن شانتی۔ انسانی مساوات پیدا کرنا ہے۔

قرآن کی عالمگیر تعلیمات کے مثبت انقلابی پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے پنڈت سندر لال مشہور مصنف اپنی کتاب ''گیتا اور قرآن'' میں رقمطراز ہیں کہ:۔

''قرآن کے مواعظت حسنہ نے عربوں کی ان زہریلی برائیوں میں سے بہت سی برائیوں کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکا جیسے شراب نوشی، جوا، سود و بیاج کا لین دین معصوم لڑکیوں کا زندہ درگور کرنا وغیرہ سینکڑوں، ہزاروں (اور آج کل کروڑوں) الگ الگ دیوی دیوتاؤں اور بے شمار عناصر و نجوم کے پجاریوں کو ان بیشمار دیوی دیوتاؤں کی عبادت چھڑا کر ایک ہی اللہ کی پوجا کرنا سکھایا۔ ایک دوسرے کے جانی دشمن قبائل کو اتفاق و اتحاد کے دھاگے میں پرو کر ایک عرب قوم بنا دیا۔ ساری قوم کے طرزِ معاشرت، رہن سہن اور طرز حیات کو پاکیزہ اور بلند کر دیا ان لوگوں میں تعلیم حاصل کرنے سائنسی علوم اور معرفت کے حصول کی چاہ و لگن پیدا کر دی ملک کے ان تمام خطوں کو جو مختلف غیر ملکی طاقتوں کے ماتحت تھے سب کو آزاد کرا کر ایک آزاد عرب جمہوریت کا قیام عمل میں لایا گیا یہ سارے کام تئیس سالوں میں پورے ہو گئے'' (گیتا اور قرآن صفحہ ۱۸۰ مصنفہ پنڈت سندر لال جی)

قرآن انقلاب آفریں کلام

گورے پادریوں کی آنکھوں میں قرآن مجید کا بہ حسن داغ نظر آیا۔ کالے پادریوں نے گوروں کی تقلید کی اسلام کے خلاف تھوتھے اعتراضات کئے اور زہریلا پروپیگنڈا کیا گیا تاہم غیر متعصب علمائے یورپ نے قرآن کریم کا بار یک نظر سے مطالعہ کیا اور اپنے خیالات عوام الناس کے سامنے پیش کر دیئے ایسے علماء میں سے مسٹر کارلائل صاحب ایک سلجھے ہوئے مصنف نے قرآن مجید کی عظمت اس کے انقلابی مثبت اثرات کے بارے لکھا:۔

قرآن آسان اور عوام الناس کی سمجھ میں آجانے والی ایک مذہبی کتاب ہے۔ جس کے متعلق مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ اسے خدا تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اس کتاب کو ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش کیا گیا جب طرح طرح کی گمراہی و بیدینی مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لیکر جنوب تک پھیلی ہوئی تھی۔ اور انسانیت، تہذیب و تمدن کا نام ونشان تک مٹ چکا تھا چاروں طرف طوائف الملوکی، بدامنی اور فساد و شورش دکھائی دیتا تھا مطلب براری کی تاریکی اور نفسانیات کی آندھیاں چل رہی تھیں قرآن مجید نے اپنی تعلیمات سے امن و شانتی و اطمینان اور محبت کے جذبات پیدا کئے۔ بے حیائی بے شرمی کی آندھیاں پست ہو گئیں۔ ظلم و ستم و استبداد کا بازار سرد پڑ گیا۔ ہزاروں گمراہ سیدھے راستے پر آگئے۔ اور بیشمار بربر لوگ مہذب بن گئے اس کتاب نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اس نے جاہل و نادانوں کو عالم اور ظالموں کو رحمدل اور شہوت پرستوں کو نیک چلن بنا دیا ہے۔

یہ وہ کتاب ہے جو آج چالیس کروڑ (2005 ءمیں دو ارب) آدمیوں کے دلوں پر حکومت کر رہی ہے'' (دی پیپولر ریلیجین آف برالڈ صفحہ ۱۱۵ بحوالہ اسلام اور غیرِ مسلم ودوان مصنفہ ابو محمد امام الدین رام نگر۔ بنارس (سٹیٹ)

قرآن مجید کامل و عالمگیر شریعت ہے اور محرف و مبدل اور مسخ شدہ سابقہ شرائع کے آخر میں آئی ہے وہ شریعت گذشتہ انبیآء علیہم السلام کے ذریعہ خدا کی طرف سے بھیجی گئی محدود الزمان شرائع کی مصدق ہے ان میں قیامت تک قائم رہنے والی صداقتوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے خود محفوظ ہے۔ اور خود زمانے کی خورد و برد سے محفوظ ہے۔ یہ امن سکون اور شانتی بخش ہے اور ایک پرسکون اور صالح معاشرہ قائم کرنے والی ہے اسے دل و جان سے اپنانے سے مکتی ملتی ہے۔

☆☆☆

منظوری صوبائی امیر بہار و کرناٹک

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم محمد شریف عالم صاحب کی بطور امیر صوبہ بہار اور مکرم محمد شفیع اللہ صاحب کی بطور امیر صوبہ کرناٹک یکم مئی ۰۵ تا ۳۰ جون ۰۸ ء کے لئے منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

﴿ ولادت ﴾

مورخہ ۲۴ر اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے مکرم اظہر احمد صاحب خادم ایم اے مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کو حضور انور نے ازراہ شفقت وقف نو میں شامل کر کے ''طاہرہ اظہر'' نام تجویز فرمایا ہے نومولودہ مکرم ظہیر احمد صاحب خادم مینیجر بدر و ناظر دعوت الی اللہ کی پوتی اور مکرم قریشی انعام الحق صاحب قادیان کی نواسی ہے۔ ادارہ بدر اس خوشی کے موقعہ پر مکرم ظہیر احمد صاحب خادم کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صالح خادم دین اور قرۃ العین بنائے قارئین بدر سے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15751 میں سید اقبال احمد ولد سید نظام الدین جمیل احمد مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب آج مورخہ 26.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میری آبائی جائیداد موتی ہاری بہار میں تھی میرے حصہ میں جو جائیداد آئی تھی اس کو فروخت کر کے خاکسار نے قادیان میں ہرچوال روڈ کے نزدیک آٹھ مرلے زمین حضور انور کی منظوری سے فی مرلہ 12000 روپے کے حساب سے خریدی۔ رجسٹری کے اخراجات ملا کر -/95000 میں زمین بنی اس زمین پر دو کمروں پر مشتمل مکان تعمیر کیا جس پر قریباً ایک لاکھ پچاس ہزار روپے اخراجات ہوئے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3188 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ملک محمد مقبول طاہر — العبد سید اقبال احمد — گواہ شد عبداللہ جلال الدین

وصیت نمبر 15752 میں منورہ اقبال زوجہ سید اقبال احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب آج مورخہ 26.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر دس ہزار روپے۔ زیورات طلائی ایک جوڑی کانٹے 3.170 ایک ٹکا 3.320 گرام، ایک جوڑی بالیاں 2.640 گرام ایک انگوٹھی مع پتھر 1.300 گرام ایک انگوٹھی 2.820 گرام ایک کوکا 0.120 گرام ایک منگل سوتر 5.500 گرام کل قیمت 11165 روپے زیورات نقرئی۔ دو جوڑی پائل دو جوڑی بالیاں 96.710 گرام قیمت 1016 میرا گزارہ خورد ونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سید اقبال احمد — الامۃ منورہ اقبال — گواہ شد عبداللہ جلال الدین

وصیت نمبر 15753 میں ناہید بشارت روحی بنت بشارت احمد حیدر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر...... پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب آج مورخہ 25.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی گلے کا لاکٹ ایک عدد طلائی قیمت 2700 روپے کان کی بالی ایک جوڑی تین گرام۔ کان کی بالی ایک جوڑی ڈیڑھ گرام۔ انگوٹھی ایک عدد تین گرام۔ انگوٹھی دو گرام۔ انگوٹھی تین گرام۔ غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے، میرا گذارہ خورد ونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم مئی سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد مظفر احمد فضل — الامۃ ناہید بشارت روحی — گواہ شد بشارت احمد حیدر

وصیت نمبر 15754 میں سی ایچ نگینہ مظفر زوجہ مظفر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ڈاکخانہ کنور ضلع کنور صوبہ کیرلہ آج مورخہ 27.01.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ گلے کا ہار 100.300 گرام قیمت -/56,570 رنگ بالی 19.330 قیمت 10903 انگوٹھی ۴ عدد 12.260 قیمت -/6915 کڑے 13 عدد 145.930 قیمت -/82305 حق مہر بذمہ خاوند -/25000 میزان -/181693 میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد این شفیق احمد — الامۃ سی ایچ نگینہ مظفر — گواہ شد مظفر احمد

وصیت نمبر 15755 میں ٹی صفیہ بی زوجہ وی کے محمود حاجی قوم احمدی مسلمان پیشہ...... عمر 74 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی کنورکرہ ڈاکخانہ لوتھانہ ضلع کنور صوبہ کیرلہ آج مورخہ 31.3.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ کنورسٹی کے کنوکرہ تھانہ میں میرے نام پر آٹھ سینٹ زمین اور اس میں ایک گھر ہے جس کی موجودہ قیمت پانچ لاکھ روپے ہوگی۔ اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی منقولہ ائیداد۔ زیور طلائی تین کڑے 25.860 قیمت -/12930 ہار گلے کی ایک عدد 29.440 قیمت -/13250 انگوٹھی ایک عدد 8.00 گرام 3600 روپے۔ کان کی بالیاں 20 گرام 8750 روپے۔ کل میزان -/38530 روپے۔ منقولہ جائیداد کے 1/3 کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میرا گزارہ آمد ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد این شفیق احمد — الامۃ ٹی صفیہ بی — گواہ شد کے محمد سلیم

وصیت نمبر 15756 میں ٹی بشیر احمد ولد کے کے کنجمالی قوم احمدی مسلمان پیشہ...... عمر 70 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ آج مورخہ 12.3.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سروے نمبر 47/4 چار سینٹ زمین میرے نام پر ہے جس کی قیمت قریباً 40000 روپے ہے۔ ریسروے نمبر 154/3 61/1/2 سینٹ زمین میرے نام پر ہے جس کی موجودہ قیمت 46500 روپے ہے اور ہم جہاں رہ رہے ہیں وہ گھر میرے نام سے ہے بعض قوانین کے پیش نظر میرے نام پر رجسٹرڈ کیا ہوا ہے لیکن اس کی مالکہ میری اہلیہ ہے اگر آئندہ میری کوئی جائیداد اس کے علاوہ ہوگی تو صدر انجمن احمدیہ کو اس کی اطلاع دوں گا۔ میرا گزارہ آمد ماہانہ 2383 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ٹی بشیر الدین — العبد ٹی بشیر احمد — گواہ شد این شفیق احمد

وصیت نمبر 15757 میں سیدہ خدیجہ بیگم زوجہ مولوی فضل کریم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 75 سال پیدائشی احمدی ساکن کولکتہ ڈاکخانہ بالی گنج ضلع کولکتہ صوبہ مغربی بنگال آج مورخہ 17.12.04 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر جو خاکسار کو ملا ہے وہ مبلغ 500 روپے ہے۔ غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ زیورات طلائی۔ دو عدد سونے کی چین مع لاکٹ 37.5 گرام۔ تین عدد کان کے ٹوپس 20/1/2 گرام۔ ایک عدد نتھنی 2 گرام۔ دو عدد سونے کی چوڑیاں 11 گرام۔ مجموعی وزن 71 گرام قیمت 46221 روپے۔ میرا گزارہ آمد ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد ظفر اللہ کے اے — الامۃ سیدہ خدیجہ بیگم — گواہ شد عبدالحمید کریم

وصیت نمبر 15758 میں سی نفیسہ زوجہ سی عبد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 69 سال تاریخ بیعت 1958 ساکن النور ڈاکخانہ النور ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ آج مورخہ 3.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اراضی 60 سینٹ ربڑ کا باغ نمبر 145/1 قیمت اندازاً دو لاکھ روپے۔ ہار طلائی ایک عدد، ایک جوڑی بالیاں کل وزن 16 گرام حق مہر -/50 وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سی بشیر احمد — الامۃ سی نفیسہ — گواہ شد سی سراج المنیر

وصیت نمبر 15759 میں پی کے احمد کٹی ولد محمد مسلیار قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 52 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن النور ڈاکخانہ تروزام کن ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ آج مورخہ 7.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان مع زمین 10 سینٹ 85/4A2 قیمت 200000 روپے۔ زرعی اراضی 75 سینٹ قیمت -/200000 میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ -/1700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم عبدالبشیر — العبد پی کے احمد کٹی — گواہ شد کے پی ویران

وصیت نمبر 15760 میں چوہدری حاجی عبدالحفیظ ولد چوہدری محمد ابراہیم قوم احمدی مسلمان پیشہ پنشنر عمر 63 سال پیدائشی احمدی ساکن بھدرواہ ڈاکخانہ بھدرواہ ضلع سرینگر صوبہ کشمیر آج مورخہ 15.11.03 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ نوآباد نجواں روڈ جموں میں ۱۲ مرلہ زمین پر ایک مکان بنایا ہے اس زمین ومکان کی قیمت اندازاً دس لاکھ روپے ہے۔ والدہ محترمہ مرحومہ کی کوئی جائیداد نہیں تھی محترم والد صاحب بھدرواہ میں حیات ہیں ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت نومبر 03 سے نافذ کی جائے۔

پہلی تحریر منسوخ کی جائے گذشتہ عرصہ کا میں نے چندہ عام ادا کیا ہے۔

گواہ شد غلام رسول بٹ — العبد چوہدری عبدالحفیظ — گواہ شد جاوید اقبال چیمہ

Som Book Store
Contact for All Kinds of Education, Religious Books andStationary, etc.
College Road Qadian-143516
Ph. 01872-220614Dt. Gurdaspur (Pb.) Ph. 01872-220614

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

Vol - 54 | Tuesday | 8 Nov 2005 | Issue No. 45

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ کی مختصر جھلکیاں

فرینکفرٹ میں لائبریری اور کتب کے سٹور کا معائنہ اور موقع پر اہم ہدایات۔ Wabem میں زیر تعمیر مسجد بیت المقیت کا معائنہ اور افراد جماعت سے ملاقات۔ کاسل میں مسجد محمود کے سنگ بنیاد کی تقریب۔ بیت الظفر میں قیام۔ Hannover میں مسجد بیت السمیع کے سنگ بنیاد کی تقریب۔ ہمبرگ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔ فیملی ملاقاتیں۔ واقفین نو بچوں کی کلاس۔ قضاء بورڈ (جرمنی) اور خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی نیشنل مجالس عاملہ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز کا انعقاد، کارکردگی کا جائزہ اور نہایت اہم تفصیلی ہدایات۔ ہمبرگ ریجن کی واقفات نو بچیوں کے ساتھ کلاس کا انعقاد۔

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

31/اگست 2005ء بروز بدھ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔

آج پروگرام کے مطابق بیت السبوح فرنکفرٹ سے ہمبرگ کے لئے روانگی تھی۔ راستہ میں رک کر جماعت Wabem میں زیر تعمیر مسجد کے معائنہ اور کاسل اور NiedersachSen میں مساجد کے سنگ بنیاد کا پروگرام تھا۔

حضور انور اس سفر پر روانہ ہونے کے لئے ساڑھے دس بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے فرنکفرٹ جماعت کے احباب مرد و خواتین صبح سے ہی بیت السبوح میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ اور اپنے پیارے آقا کے دیدار کے منتظر تھے۔ حضور انور نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور انور خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے جنہوں نے شرف زیارت حاصل کیا۔

لائبریری و کتب کے سٹور کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور نے نئی قائم ہونے والی لائبریری کا معائنہ فرمایا۔ اس لائبریری میں کتب کے علاوہ پرانی اور نادر تصاویر کی نمائش بھی کی گئی ہے اور بڑے سلیقہ کے ساتھ انہیں ترتیب دیا گیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ اس کو بڑے سائز میں نمایاں ہونا چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تصاویر بھی زیادہ تعداد میں ہوں۔ کتاب Revelation,Rationality.. اور کتاب "شرائط بیعت" کے جرمن ترجمہ کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جماعت کے مخالفین کا لٹریچر کتنی تعداد میں ہے اور جماعت کے خلاف اعتراضات کا جواب دینے والی کتب کتنی ہیں۔

حضور انور نے اسلام پر اعتراضات کے جواب والی کتب کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ کیٹلاگ ضرور بنائیں۔ نام اور نمبروں کے حساب سے بنائیں۔ جس کیٹلاگ میں اسلام اور احمدیت کے خلاف کتابیں ہوں اُسی میں اعتراضات کا جواب دینے والی کتابیں بھی شامل کریں۔ فرمایا ہر قسم کے علم کے بارہ میں کتابوں کا الگ الگ کیٹلاگ بنائیں۔

حضور انور نے شعبہ اشاعت کے تحت کتب کے سٹور کا بھی معائنہ فرمایا اور کتاب ...Revelation Rationality کے بارہ میں ہدایت فرمائی کہ یہ یہاں بڑی تعداد میں پڑی ہے اس کو کسی دوسری جگہ بھجوا دیا جائے جہاں اس کی ضرورت ہے۔

Wabem میں ورود مسعود مسجد بیت المقیت کا معائنہ اور افراد جماعت سے ملاقات

لائبریری کے معائنہ کے بعد دس بجکر ۴۵ منٹ پر حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ Wabem (ریجن Hessen Nord-) کے لئے روانہ ہوا۔ فرنکفرٹ سے Wabem کا فاصلہ 180 کلومیٹر ہے قریباً ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ Wabem پہنچے۔ جہاں ریجنل امیر انصر بھٹی صاحب، مقامی صدر خاور محمود صاحب اور مبلغ سلسلہ منیر منور صاحب نے مقامی جماعت کے ممبران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

یہاں "مسجد بیت المقیت" زیر تعمیر ہے۔ حضور انور نے اس کا معائنہ فرمایا اور تعمیر اور اس مسجد کے ڈیزائن کے تعلق میں منتظمین سے مختلف امور دریافت فرمائے۔

مسجد کے اس پلاٹ کا کل رقبہ 3079 مربع میٹر ہے۔ زیر تعمیر مسجد کا رقبہ 438 مربع میٹر ہے۔ اس مسجد کا ڈیزائن منفرد اہمیت کا حامل ہے۔ اس کی چھت مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک کی طرح گولائی میں ہوگی۔ بڑی خوبصورت مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع پر جماعت Wabem کے احباب و خواتین کو شرف ملاقات بخشا۔ مختلف فیملیز نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ بچوں نے جہاں حضور انور سے پیار حاصل کیا وہاں حضور انور سے چاکلیٹ بھی حاصل کیں۔ آج یہاں کی جماعت کا ہر فرد خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ نومبائع عرب اور جرمن فیملیز اپنے بچوں کو اٹھا اٹھا کر حضور انور کے آگے کرتیں۔ حضور انور انہیں پیار کرتے اور اُن کے سروں پر ہاتھ پھیرتے۔ دفور جذبات سے ماؤں کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ سبھی نے اپنے پیارے آقا کی شفقت، محبت اور پیار سے غیر معمولی حصہ پایا اور اپنی اس خوش نصیبی پر بہت خوش تھے۔

اس کے بعد حضور انور نے مسجد کے احاطہ میں ایک پودا لگایا۔ بارہ بجکر ۴۵ منٹ پر یہاں سے کاسل (Kassel) کے لئے روانگی ہوئی۔ Webem سے Kassel کا فاصلہ قریباً 30 کلومیٹر ہے۔

کاسل میں ورود مسعود

ایک بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز Kassel پہنچے ریجنل امیر اور ریجنل مبلغ سلسلہ نے مقامی جماعت کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ رنگ برنگے خوبصورت لباس میں ملبوس بچیوں نے استقبالیہ نغمات پیش کئے اور حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

مسجد محمود کے سنگ بنیاد کی تقریب

کاسل (Kassel) میں مسجد محمود کی سنگ بنیاد کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو، جرمن ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد امیر صاحب جرمنی نے کاسل جماعت کی طرف سے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ حضور انور ازراہ شفقت یہاں مسجد کے سنگ بنیاد کے لئے تشریف لائے ہیں۔ امیر صاحب نے بتایا کہ اس جگہ کا رقبہ ۳۰۰۰ مربع میٹر ہے جو ۳۰ جنوری ۲۰۰۴ء کو خریدا گیا تھا۔ جو مسجد یہاں تعمیر ہوگی اس کا رقبہ ۲۰۷ مربع میٹر ہے اور اس میں ۲۴۰ افراد نماز ادا کر سکیں گے۔

کاسل کی جماعت جرمنی کی پرانی جماعتوں میں سے ہے اور اس جماعت کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں عرب، جرمن، افریقن، ترکی اور دوسری مختلف قومیتوں کے نو احمدی موجود ہیں۔ گویا جماعت مختلف قومیتوں کے احمدیوں پر مشتمل ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مسجد محمود کاسل کے سنگ بنیاد رکھنے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دعا کے ساتھ پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹ رکھی۔ بعد ازاں درج ذیل احباب نے باری باری اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، ایڈیشنل وکیل المال لندن، مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ ربوہ پاکستان، سید محمود احمد شاہ صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان، شیخ مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ (پاکستان)، پرائیویٹ سیکرٹری صاحب، امیر صاحب جرمنی، مبلغ انچارج جرمنی، منیر احمد منور ریجنل مبلغ کاسل، ریجنل امیر، ریجنل قائد، ریجنل ناظم علاقہ، عبدالرحمن سعودی صاحب، ہدایت اللہ ہیوبش صاحب، قائمقام ریجنل صدر لجنہ اماء اللہ، صدر جماعت کاسل، قائد مجلس کاسل Sud، قائد مجلس کاسل Nord، زعیم انصار اللہ کاسل Nord، زعیم انصار اللہ کاسل Sud، صدر لجنہ کاسل Sud، مریم مخطوط صاحبہ جرمن نو مبائع، حسن حسین صاحب ترک مبائع، عبدالوہاب ابراہیم صاحب نمائندہ افریقن، بروجہ کمال صاحب عرب نو مبائع، آخر پر دو واقفین نو بچوں عزیزم برھان الدین فیضان صاحب اور عزیزہ ھبۃ الاعلیٰ نے بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

اینٹیں رکھے جانے کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور نے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عنایت فرمائے اور مرد احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام احباب مرد و خواتین اور بچوں میں مقامی جماعت کی طرف سے مٹھائی تقسیم کی گئی۔ یہاں سے آگے روانگی سے قبل مقامی جماعتوں Kassel Nord اور Kassel Sud کی مجالس نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بیت الظفر میں قیام

اس کے بعد اڑھائی بجے یہاں سے بیت الظفر Immenhausen کے لئے روانگی ہوئی۔ کاسل (Kassel) سے Immenhausen کا فاصلہ ۲۵ کلومیٹر ہے۔ سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الظفر پہنچے۔ جہاں مقامی جماعت کے صدر عبدالمتین عباسی صاحب اور مبلغ سلسلہ منیر احمد منور صاحب اور ریجنل امیر انصر علی بھٹی صاحب نے مقامی جماعت کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ بچیوں نے خیر مقدمی نظمیں پڑھیں۔ ایک بچے عزیزم عمیر احمد صاحب نے حضور انور کی خدمت میں اور عزیزہ شائستہ مبارک نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کیا۔

اس کے بعد حضور انور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام یہاں کی مقامی جماعت نے کیا تھا۔ سوا چار بجے حضور انور نے بیت الظفر میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مقامی جماعت کے ممبران کو مصافحہ کا شرف بخشا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور نے بچیوں میں چاکلیٹ

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں